O

وں نے شاید تہیہ کر لیا تھا کہ کیپٹن فیاض کو آگے نکلنے کا موقع نہ دے گا۔ اس کی کار یول کار کے پیچھے تھی اور عمران اپنی کار کے عقب نما آئینے میں فیاض کی کار کے بدلتے ویے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ اپنی کار آگے نکالنے کی کوشش کرتا۔۔۔ عمران کی کار سامنے آ جاتی۔ شہر سے باہر نکلتے ہی عمران نے یہ حرکت شروع کر دی تھی۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں لیس کا سپرنٹنڈنٹ آپے سے باہر ہو گیا۔

پ سے باہر ہو جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کے ساتھ اس کی نئی اسٹینو بیٹھی تھی۔ فیاض کو گمان بھی نہیں تھا کہ راستے میں کہیں عمران سے مڈ بھیڑ ہو جائے گی۔ ایک جگہ یک بیک ایک کار اس کی کار کے برابر چلتی ہوئی نظر آئی پھر آگے بڑھ گئی۔ یہ ان کی کار تھی اور عمران نہایت سنجیدہ انداز میں اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ نئی اسٹینو عمران سے واقف نہیں تھی۔ فیاض دل ہی دل میں جھلس رہا تھا۔ وہ یہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ نئی اسٹینو کے سامنے عمران سے ٹکر ہو۔ عمران سے اس کی کوئی روحی تھی۔۔۔ اور گفتگو کرتے وقت عمران یہ بھول جاتا تھا کہ وہ کس سے گفتگو کر رہا ہے۔

"یہ کون بیہودہ ہے جناب؟" اسٹینو بڑبڑائی اور فیاض ہارن دینے لگا۔ اچانک عمران کی کار اس پوزیشن میں آ گئی کہ اگر فیاض پورے بریک نہ لگاتا تو ٹکر ناگزیر تھی۔۔۔ اس کی کار ایک چرچراہٹ کے ساتھ رک گئی۔ پروین کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ ن کی کار بھی تقریباً دس گز کے فاصلے پر رک گئی۔ فیاض دانت پیستا ہوا اپنی کار سے اتر آیا۔ دوسری طرف عمران کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر بڑی سعادت مندی سے کہا

عمران سیریز نمبر 11

پتھر کا خون

(مکمل ناول)

"میں معافی چاہتا ہوں جناب!" پھر وہ پروین کی طرف دیکھنے لگا جیسے ہی فیاض نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے عمران بول پڑا "آپ جانتے بھی ہیں۔ میں معافی مانگ چکا ہوں۔ قصور نہیں اس کار کا ہے۔ پلائی تھی کل رات.... نشہ اس وقت ہوا ہے..... عجیب واقعہ ہوا جناب پچھلی رات میں تنہا پی رہا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ تنہا پینے میں بالکل مزا نہیں آتا.... اس لئے پڑوس سے ایک بکری پکڑ لایا۔ مگر بکری بھی شاید کسی اللہ والے کی تھی۔ کم بخت نے بھی نہ پی۔ اب کیا کرتا۔ کسی نہ کسی کو تو شریک کرنا ہی تھا۔ لہٰذا تین چار پیگ کار کی ٹنکی میں ڈال دیئے.... اب اس وقت یہ ظالم نشے میں ہے۔"

"جناب!" پروین نے فیاض سے کہا "یہ حضرت نشے میں معلوم ہوتے ہیں۔ اور نشے کی حالت میں کار ڈرائیو کرنا جرم ہے۔"

"کار نشے میں ہے محترمہ!" عمران نے بڑی سادہ لوحی سے کہا "آپ یقین کیجئے میں نے پورے چار بڑے پیگ ٹنکی میں انڈیلے تھے۔"

فیاض الجھن میں پڑ گیا۔ نہ وہ عمران سے تو تو میں میں کر سکتا تھا اور نہ ہی ممکن تھا کہ چپ چاپ اپنی کار میں جا بیٹھتا۔ پروین کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اس بے تمیز کے خلاف جلد کسی کارروائی کی متوقع ہو۔

"کیا آپ ڈرائیونگ لائسنس دکھائیں گے؟" پروین نے کہا۔

"ضرور ضرور....." عمران سر ہلا کر بولا۔

اچانک فیاض کو ایک دوسری تدبیر سوجھ گئی۔ وہ ہنسنے لگا۔ پھر پروین سے بولا "کیا تم انہیں نہیں جانتیں؟..... یہ اپنے ڈائرکٹر جنرل صاحب کے صاحبزادے ہیں..... پُر مذاق آدمی ہیں۔"

"اوہ...." پروین عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھ کر رہ گئی۔ وہ اس وقت کتنی [illegible] اور بھولی بھالی میں تھا۔

"آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں مسٹر عمران؟" فیاض نے..... بڑی شرافت سے پوچھا۔

"جا ہی رہا ہوں۔ میرے پاس کوئی تشریف نہیں ہے۔" عمران نے پروین کی طرف دیکھ کر کہا "کیا یہ آپ کی نئی تشریف ہیں؟ آپ بہت جلد جلد تشریف بدلتے رہتے ہیں..... کیا پہلی تشریف کا چالان کر دیا؟"

پروین برا سا منہ بنا کر کار میں جا بیٹھی اور فیاض آہستہ سے بولا۔

"یہ کیا بیہودگی ہے؟"

"تم اتنی جلد جلد اسٹینو کیوں بدلتے ہو؟"

"تم سے مطلب؟"

"مطلب تو نہیں ہے..... مگر؟"

فیاض اس کا جملہ پورا ہونے سے قبل ہی اپنی کار میں آبیٹھا۔ انجن اسٹارٹ کیا اور پھر چل پڑا۔

"یہ ایک بہت بڑا کریک ہے۔" فیاض اپنی اسٹینو سے کہہ رہا تھا۔ "خود رحمٰن صاحب اس سے عاجز ہیں اور انہوں نے اسے اپنی کوٹھی سے نکال دیا ہے۔"

"صورت سے بھی بالکل احمق معلوم ہوتے ہیں۔" پروین نے کہا۔

"صرف معلوم ہوتا ہے.... حقیقتاً ہے نہیں!"

"مگر اس وقت یہ ایک خطرناک حرکت کر رہے تھے.... اگر کاریں لڑ جاتیں تو....؟"

فیاض نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اب وہ عمران کے متعلق گفتگو ختم کر دینا چاہتا تھا۔

"اس وقت شاید وہ نشے ہی میں تھے۔" پروین نے کچھ دیر بعد کہا۔

"نہیں..... وہ شراب نہیں پیتا۔" فیاض بولا۔

اتنے میں عمران کی کار پھر فیاض کی کار سے آگے نکل گئی اور اب فیاض کی سمجھ میں آیا کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ فیاض دراصل ایک واقعے کی تفتیش کے سلسلے میں گلہار کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔

گلہار کے علاقے میں ایک حادثہ ہو گیا تھا۔ حادثہ بھی ایسا کہ تفتیش کے بغیر اسے حادثہ بھی نہیں کہا جا سکتا تھا۔

گلہار کے علاقے میں ایک سڑک نکالنے کے لئے چٹانیں بارود سے اڑائی جا رہی تھیں۔ اچانک پتھر کے ایک ڈھیر سے خون بہہ نکلا تازہ تازہ خون.... اور مزدور گھبرا گئے۔ اس نے [illegible] کی کھدائی کرائی۔ آس پاس کے لوگوں کا کہنا تھا کہ خطرے کے اعلان دیئے جانے پر یقین نہ تھا ان شعبوں سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی کم تھا اور نہ کسی چوکی سے بھی غائب کوئی اجنبی آدمی ادھر آنکلا ہے۔ پتھر کے ڈھیر سے خون کی دھاریں پھوٹتی رہیں!

اور سنتری نے فوراً اطلاع بھجوائی۔ اس کے محکمے نے پولیس کو مطلع کیا۔۔۔ بہر حال یہ بات تو سراغرسانی تک جا پہنچی۔ اور فیاض اس وقت موقعہ واردات کے معائنے ہی کے لئے نکلا ہوا تھا۔ پولیس وہاں پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ لیکن وہ کیپٹن فیاض کی آمد کی منتظر تھی۔

فیاض سوچنے لگا شاید عمران وہیں جا رہا ہے۔ لیکن اس نے تہیہ کر لیا وہ اسے حدود کے اندر قدم بھی نہیں رکھنے دے گا۔

پروین نے عمران کے متعلق پھر کچھ پوچھنا چاہا اور فیاض بے ساختہ کراہ کر بولا "تم کیوں" اس نے اپنی کار کی رفتار تیز کر دی۔ دونوں کاروں میں باقاعدہ قسم کی دوڑ شروع ہو گئی تھی۔ وہ اسے آگے نکلنے کا موقعہ نہیں دے رہا تھا۔ اس وقت حقیقتاً وہ پاگل ہی معلوم ہو رہا تھا۔ دونوں میں سے کسی کی بھی ذرا سی غلطی تباہی لا سکتی تھی۔ پروین کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"تم ایک سرکاری کام میں رخنہ اندازی کر رہے ہو!" فیاض چیخ کر بولا۔

"تمہاری ہر چیز سرکاری ہے۔۔۔۔ پرواہ نہ کرو۔۔۔۔" عمران کی دور سے آواز آئی۔

"کیا یہ آدمی پاگل ہے؟" پروین بڑبڑائی "ڈائرکٹر جنرل کا لڑکا ہونا کوئی ایسی بات نہیں۔ یہ تو جہالت ہے!"

فیاض کچھ نہ بولا۔ وہ اندر ہی اندر کھول رہا تھا۔

اس طرح وہ آگے پیچھے نگہار کے علاقے میں پہنچے۔

یہاں پولیس پہلے ہی سے موجود تھی۔ فیاض کار سے اتر کر اپنے عملے سمیت جھاڑی کی باڑھ کے اندر چلا گیا۔ اس احاطے میں جہاں پھر اس کا خون بہایا گیا تھا۔ خاردار تاروں سے حد بندی دی گئی تھی۔ اور داخلے کے راستے پر پہرہ تھا۔

دور دور تک اونچی نیچی پہاڑیوں کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے۔ چٹانیں خشک اور بے آب و گیاہ تھیں۔

فیاض نے اس حصے کا جائزہ لیا جہاں سے خون بہا تھا۔ یہاں دور تک اکڑی ہوئی بوندوں کا سلسلہ تھا اور یہ بتانا مشکل تھا کہ خون ٹھیک اسی جگہ سے بہا ہے جہاں اس کے دھبے دھبے نظر آ رہے تھے یا وہ کہیں دور سے آیا تھا۔

بہر حال فیاض نے پہلے تو مختلف زاویوں سے موقعہ واردات کے فوٹو لینے کا حکم دیا

پھر اسی کے حکم سے وہ بڑے بڑے کرینوں کے ذریعہ اکڑی ہوئی چٹانیں اٹھائی جانے لگیں۔

◆

عمران نے خاردار تاروں کی حدود میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اپنی ٹو سیٹر میں بیٹھا ایک کتاب پڑھتا رہا۔ یہ کتاب بچوں کی پرورش سے متعلق تھی۔ اور اس کے سرورق پر تحریر تھا

"دانش مند ماؤں کے لئے ایک تحفہ"

اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تک نہیں کہ خاردار تاروں کے اندر کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔ دوسری طرف فیاض کو بھی حیرت تھی کہ آخر عمران نے اندر آنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ وہ اس کی عادتوں سے بخوبی واقف تھا۔ اچھی طرح جانتا تھا کہ ناممکن کو ممکن بنا لینا عمران کے لئے مشکل کام نہ تھا۔ پہنچنے کے لئے کوئی نہ کوئی جواز ضرور پیدا کر لیتا۔

پولیس کی کار عمران کی کار کے قریب ہی کھڑی تھی۔ فیاض تھوڑی دیر تک تو تاروں کی حدود میں رہا۔ پھر اپنی کار کی طرف لوٹ آیا۔۔۔ ظاہر ہے کہ ان چٹانوں کو وہاں سے ہٹا لینا گھڑی دو گھڑی کا کام تو تھا نہیں۔

پروین اس کتاب کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جسے عمران بڑے انہماک کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ عمران نے اب بھی ان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ کتاب کی طرف سے نظر ہٹائی۔ فیاض تھوڑی دیر تک چپ چاپ کھڑا رہا۔ پھر عمران کے قریب جا کر بولا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں چونک پڑا۔ پھر اس طرح مسکرایا جیسے کوئی غلطی کرتے پکڑا گیا ہو۔

"میں یہ کتاب پڑھنے کے لئے ادھر آ نکلا تھا" عمران نے سنجیدگی سے کہا "بات دراصل یہ ہے کہ گھر پر اسے پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ لوگ ٹوکتے ہیں اور کچھ اس انداز میں حیرت ظاہر کرتے ہیں جیسے میں یہ کتاب پڑھ کر بچ مچ بچے جننے لگوں گا۔۔۔ او۔۔۔ ہف۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ مجھے یاد نہیں تھا کہ تمہارے ساتھ ایک خاتون بھی ہیں! مجھے ایسی گفتگو نہ کرنی چاہئے۔"

"تم سے سنجیدگی کی توقع رکھنا حماقت ہے!" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔

"سنجیدگی بجائے خود ایک بہت بڑی حماقت ہے۔ تم خواہ کتنی ہی شدت سے سنجیدہ کیوں نہ ہو جاؤ۔ زمین و آسمان اپنی جگہ پر رہیں گے۔"

"سنو!" فیاض ہاتھ ہلا کر بولا "ابھی تک میں رحمان صاحب کا خیال کرتا تھا لیکن اب انہوں نے بھی کہہ دیا ہے کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔"

"افسوس!" عمران ایک طویل سانس لے کر دردناک لہجے میں بولا "تب تو پھر میں خود ہی مر جاؤں گا۔ میرے خیال سے اس وقت مرنا ہی ایک بہانہ ہوگا۔"

فیاض کچھ بولے بغیر پھر اپنی کار کی طرف چلا گیا۔

"یہ کام جلدی ختم ہونے والا نہیں معلوم ہوتا" اس نے پروین سے کہا۔

"کیا یہاں سے وہاں تک ساری چٹانیں ہٹائی جائیں گی۔" پروین نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا... ہو سکتا ہے کہ یہ خون آخری سرے سے بہہ کر آیا ہو۔"

فیاض بڑبڑایا... چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا... پھر کار وہ چٹانوں کے اندر چلا گیا... پروین کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کر کے گیا تھا۔

اس لئے وہ کار میں جا بیٹھی۔

دفعتاً عمران نے ایک کار اسٹارٹ کی اور اسے ایک لمبا چکر دے کر ٹھیک فیاض کی کار کی سیدھ میں لے آیا۔ رفتار خاصی تیز تھی۔

پروین کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ لیکن جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ عمران کی کار فیاض کی کار سے ٹکرائی نہیں بلکہ صرف ایک بالشت کے فاصلے پر رک گئی۔

عمران نے انجن بند کیا اور پھر ٹفن کھول لیا۔

پروین کی چیخ سن کر فیاض پلٹ آیا۔

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟" فیاض اس کا شانہ جھنجھوڑ کر بولا۔

"ہوا ہے!" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

فیاض نے جھلا کر کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے ہی لمحہ میں دفعتاً ایک جھٹکے کے ساتھ بند ہو گئی زبان دانتوں کے درمیان آ کر زخمی ہو گئی۔

عمران کا سر... کار کی چھت سے ٹکرایا۔

پروین اس طرح چیخی جیسے کسی نے اس کے چھرا گھونپ دیا ہو۔

دھماکہ ایسا ہی خوفناک تھا۔ پھر ایک بڑا سا پتھر ان کے قریب ہی آ کر گرا... چیخیں... متواتر چیخیں... چٹانوں کی بناوٹ کے اندر لوگ چیخ رہے تھے۔ جدھر جس کے سینگ سمائے بھاگ نکلے۔ کچھ اب بھی چیخ رہے تھے... یہ شاید وہ لوگ تھے... جو پتھروں میں دب کر رہ گئے تھے۔ عمران کود کر اپنی کار سے باہر آیا لیکن اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دھماکے نے اس صاحب پر بھی برا اثر ڈالا تھا۔

پھر آدھے گھنٹے کے بعد معلوم ہو سکا کہ تقریباً چودہ آدمی اپنے چھروں پر کھڑے سے نکل سکے... یا خود بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ پانچ مر گئے تھے... کسی کو نہ معلوم ہو سکا کہ وہ دھماکہ کیا تھا؟... کیوں ہوا تھا... اس کا ذمہ دار کون تھا؟

زخمیوں کی حالت ابتر تھی۔ پولیس کی ریڈیو کار سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی۔ لیکن بعض ایسے بھی تھے جن کے لئے ایمبولنس گاڑی کا انتظار موت ہی کا پیغام ہوتا... اس لئے پولیس کی گاڑی کے ساتھ فیاض کی کار بھی کام میں آ گئی۔ عمران کی چھوٹی سی کار کسی مصرف کی نہ تھی اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا۔

فیاض، عمران اور پروین وہیں موجود رہے۔ زخمی شہر بھیج دیے گئے اور مردے وہیں رہے۔

لوور منیجر فیاض کے قریب کھڑا ہکلا رہا تھا "... خون... نہ جانے... کیا ہوا... آپ یقین کیجئے... یہ ناممکن ہے۔"

"پھر یہ دھماکہ کیسا تھا؟" فیاض گرج کر بولا... "محض تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے اتنی جانیں گئیں... یقیناً تمہارے آدمی یہیں کہیں بارود ڈال کر بھول گئے ہیں۔"

"یہ ممکن نہیں جناب... جناب... میری ہی نگرانی میں نہ جانے کتنا کام ہو چکا ہے... پہلے کبھی یوں نہیں...؟"

"خیر... خیر... بہت جلد حقیقت واضح ہو جائے گی... کوئی ایسا حصہ نہیں ہے جہاں ابھی تک کھدائی ہو رہی ہو؟"

"اب میں آپ کو کس طرح یقین دلاؤں جناب عالی..." لوور منیجر نے ایک طویل سانس

لے کر کہا۔ "مگر جو کچھ میرے مقدر میں ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔"

عمران نے اسے اشارہ کیا کہ وہ وہاں سے ہٹ جائے۔

"تم میری اجازت کے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے!" فیاض نے اس سے کہا۔

"بہت بہتر جناب!" اوورسیر نے کہا اور سر جھکائے ایک طرف ہٹ گیا۔

اب کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ چٹانوں کی باڑھ کے اندر قدم رکھ سکے۔

"فیاض!" عمران اس کے قریب پہنچ کر بولا۔ "جہاں دھماکہ ہوا ہے.... وہ جگہ شاید بے چاروں کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔"

"یہ کیسے کہا جا سکتا ہے؟"

"وہ نقشہ منگواؤ.... جس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔"

"ہاں! ٹھیک ہے۔" فیاض بڑبڑایا.... اور اوورسیر کو اشارے سے بلا کر کہا۔ "نقشہ لاؤ جس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔"

"بہت بہتر جناب!" وہ جانے کے لئے مڑا۔

فیاض نے ایک کانسٹیبل کو اس کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا۔

عمران نے پروین کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر زردی تھی مگر آنکھوں سے کسی اور جذبے کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔

"میری گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔" عمران نے اس سے کہا لیکن وہ بدستور کھڑی رہی۔ فیاض کے اشارے پر وہ عمران کی ٹو سیٹر میں جا بیٹھی۔ اوورسیر نقشہ لے کر آ گیا۔ عمران اور فیاض بڑی دیر تک نقشے پر جھکے رہے۔

پھر عمران سر ہلا کر بولا۔ "نہیں فیاض صاحب! یہ دھماکہ ان کے دائرہ عمل سے قطعی ہوا ہے۔"

وہ چند لمحے ادھر ادھر نظر دوڑاتا رہا پھر اوورسیر سے بولا۔ "تمہاری آخری حد وہ جھنڈی ہے نا؟"

"جی ہاں.... وہی ہے۔"

"میرے ساتھ آؤ...." عمران فیاض کے شانے پر ہاتھ رکھ کر زمین سے اٹھتا ہوا بولا

وہ فیاض کو ساتھ لئے چٹانوں کی باڑھ کے اندر داخل ہو گیا.... جہاں پانچ لاشیں ادھر ادھر پڑی تھیں۔ مرنے والوں میں دو کانسٹیبل تھے اور تین مزدور....!

"تم یہاں کیوں آئے تھے؟" فیاض نے پوچھا۔

"تم جیسے آدمی کے لئے یہ سوال قطعی فضول ہے۔ میں بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ خون کیسا ...ور اب تو یہاں خون ہی خون ہے۔"

...دیکھتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے کرینوں نے کچھ چٹانیں ہٹائی تھیں۔

"یہ ادھر دیکھو!" عمران بولا "خون یہاں بھی ہے.... یقیناً یہ کہیں دور ہی سے آیا ہے اور ...ٹھیک اسی جگہ ہوا ہے جہاں اکھڑی ہوئی چٹانوں کا سلسلہ ختم ہوا تھا۔"

"...ہاں.... میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں۔" فیاض نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

...حال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوورسیر بے قصور معلوم ہوتا ہے.... ظاہر ہے کہ کل ...سے اب تک یہاں کام نہیں شروع ہوا اور اگر اسی سلسلے کی کوئی سرنگ یہاں اس جگہ تھی ...بھی کل ہی پھٹ جانا چاہئے تھا اور اگر یہ اسی سلسلے کی کوئی سرنگ تھی جو اتفاقاً کل نہیں ...تو آج اس کے لئے تم اوورسیر کو الزام نہیں دے سکتے۔"

"...کوئی الٹی منطق ہے.... اتنی جانیں ضائع ہو گئیں.... اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔"

"...کوئی نہیں.... اگر زلزلہ آیا ہوتا.... اگر سیلاب آیا ہوتا.... تب کون ذمہ دار ہوتا.... ...اور پھر دھماکے کی نوعیت یقیناً تشویشناک ہے۔" عمران اکھڑی ہوئی ...پر چڑھنے لگا۔

"...کیا کر رہے ہو؟" فیاض نے کہا۔

"...بھی میں تمہاری طرح سرکاری آدمی تو ہوں نہیں کہ میرے بعد سرکار کو کوئی دوسرا ...نے کی فکر ہوگی۔"

"...نہیں.... تم ادھر نہیں جا سکتے۔" فیاض جھنجھلا گیا۔

"...بھی آؤ۔" عمران مڑ کر مسکرایا.... "تمہاری اسٹیٹ پر تمہاری دلیری کی دھاک بیٹھ ...ویسے دیر کرنے میں ہو سکتا ہے کہ دھماکے کی وجہ نہ معلوم ہو سکے!"

...فیاض بھی چٹانوں پر چڑھا.... اس کا دل نہیں چاہتا تھا مگر عمران نے لڑکی کا حوالہ

دے کر اس پر طاری کیا تھا۔

وہ بمشکل تمام اس جگہ تک پہنچے جہاں دوسرا دھماکہ ہوا تھا...... یہاں بھی اکھڑی ہوئی چٹانوں کے ڈھیر تھے اور ان کے نیچے ڈھلان تھی.... بیشتر چٹانیں تو معلق ہوئی نیچے جا پڑی تھیں۔ اچانک عمران چونکا۔

"ادھر...... خون...... وہ دیکھو......"

ڈھلان سے خون بہہ بہہ کر نیچے جا رہا تھا۔ چٹانوں کے نیچے سے کئی جگہ پتلی پتلی جھریاں سی پھوٹ نکلی تھیں..... اور موٹی موٹی سرخ لکیریں متحرک نظر آ رہی تھیں۔

فیاض کے ہونٹ بری طرح کانپنے لگے۔ عمران چٹانوں سے اتر کر ڈھلان کی طرف جانے لگا۔

"یہ...... تم...... کیا کر رہے ہو؟" فیاض بڑبڑایا۔

"تم بھی آؤ...." عمران ٹھہرے بغیر بولا۔

فیاض بھی ہمت کر کے نیچے اترنے لگا اور وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے خون کی دھاریں نکل رہی تھیں!

"اب تم کیا کہو گے؟" عمران نے فیاض کی طرف دیکھ کر کہا۔

فیاض نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری لیکن کچھ کہنے کی بجائے عمران کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"آج ادھر کون تھا" عمران نے کہا "آخر یہ خون کس کا ہے؟..... کیسا ہے؟"

عمران نے چٹانوں کے درزوں سے جھانکنے کی کوشش کی..... لیکن کچھ نہ دیکھ سکا۔

وہ دونوں کافی دیر تک ادھر ادھر ٹہلتے رہے۔ پھر عمران واپسی کے لئے مڑا ہی تھا کہ اچانک فیاض نے اسے ایک طرف جھپٹتے دیکھا۔

یہ کوئی چمکدار چیز تھی جسے اٹھانے کے لئے عمران جھکا تھا۔ فیاض تیزی سے آگے بڑھا۔ وہ کسی دھات کی ایک چمکدار ٹکیہ تھی جس کا کچھ حصہ ایک بڑے پتھر کے نیچے دبا ہوا تھا۔ عمران اسے نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر اس نے جیب سے قلم تراش نکال کر اس کے قریب و جوار کی مٹی کھودنی شروع کر دی۔

بدقت تمام وہ اسے نکالنے میں کامیاب ہوا۔

پر پالش کئے ہوئے فولاد کی تھی جس کا قطر دو انچ ضرور رہا ہو گا۔ یہ ایک طرف سے سادہ وسری طرف ایک بھونرے سے دائرے کے اندر طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا۔

"یہ کیا ہے؟" فیاض نے کہا۔

"پتہ نہیں۔" عمران سر ہلا کر بولا "یہ ایک وزنی دھات ہے۔ ہوا میں اڑ کر یہاں تک سکتی..... کوئی نہ کوئی لایا ہی ہو گا اور اس کی حالت سے یہ بھی نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ دنوں تک یہاں پڑی رہی ہے..... اس کی چمک دیکھو۔"

"یہ تم اس سے کسی نتیجے پر پہنچ رہے ہو؟" فیاض نے پوچھا۔

"نہیں..... مگر!" عمران سوچنے لگا پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "جب تک کہ یہ ساری یہاں سے ہٹا نہ دی جائیں..... اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

عمران نے وہ ٹکیہ اپنی جیب میں ڈالنی چاہی۔

"نہیں!" فیاض اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔ "تم یہاں سے کوئی چیز نہیں لے جا سکتے۔"

"تمہاری مرضی..... میں اسے قبر میں نہ لے جاتا۔" عمران نے بُرا سا منہ بنا کر کہا اور وہ ٹکیہ اسے واپس کر دی۔

تھوڑی دیر بعد سنگلاخ وادی گاڑیوں کی آوازوں سے گونجنے لگی..... پولیس کے کئی مسلح اس پہنچ گئے تھے۔ جن کے ساتھ ایمبولینس گاڑیاں بھی تھیں۔

عمران پھر اپنی کار کی طرف واپس آ گیا۔

قانونی طور پر اب وہاں اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں تھی۔ پروین بدستور بیٹھی رہی۔

"یہ لوگ اس طرف چلے گئے تھے...... میں ڈر رہی تھی۔" اس نے کہا۔

"کہاں کہاں......"

عمران اب اس میں دلچسپی لینے کے موڈ میں نہیں تھا۔ لیکن محض اس موقع پر..... ورنہ وہ تو سے پروین میں دلچسپی لیتا رہا تھا اس دن سے جب فیاض کے آفس میں اس کا تقرر ہوا تھا معصوم سا تھا اپنی تمام تر ذہنی قوتوں کے ساتھ..... اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔

دوسری طرف کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی۔ عمران نے اسے روکا نہیں..... وہ اسی طرح بیٹھا رہا..... پھر انجن اسٹارٹ کر کے کار کو سڑک پر نکال لایا۔

اچانک اس نے پروین کی آواز سنی.... جو ٹھہری ہوئی کار کے پیچھے دوڑتی آ رہی تھی۔

"ٹھہرئیے.... ٹھہرئیے.... میرا پرس رہ گیا ہے۔"

عمران نے رفتار تیز کر دی۔ اور جب اس نے بائیں ہاتھ سے پرس کھینچ لیا اور اسے کھول کر اندر کی چیزوں کا جائزہ لینے لگا.... اس میں تھوڑے سے سکوں کے علاوہ ایک چھوٹا سا آئینہ، لپ اسٹک اور دوسری آرائشی مصنوعات تھیں۔ مگر ایک اہم چیز اعشاریہ پانچ کا ایک پستول

عمران نے ایک طویل سانس لی اور پرس کو پھر بند کر کے وہیں ڈال دیا جہاں سے اٹھایا تھا۔

کار کی رفتار پھر کم ہو گئی۔

پھر عقب نما آئینے پر نظر پڑتے ہی اسے یقین ہو گیا کہ پیچھے آنے والی کار میں پروین ہی ہو گی۔

اس نے کار کی رفتار کم کر دی اور اسے موڑنے لگا۔ دوسری کار تھوڑے ہی فاصلے پر رک گئی۔

پروین کار سے اتر رہی تھی۔

"اوہو....؟" عمران نے بلند آواز میں کہا۔ "میں واپس ہی ہو رہا تھا.... آپ اپنا پرس چھوڑ گئی تھیں میں نے ابھی دیکھا۔"

پروین کار کے قریب آ گئی۔

عمران نے پرس اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "فیاض سے ہوشیار رہئے گا۔ وہ ہر تیسرے چوتھے ماہ اسٹینو بدل دیتا ہے۔"

"مشورے کا شکریہ" پروین مسکرا کر بولی۔ اور پرس لیکر دوسری طرف چلی گئی۔

عمران اس ریوالور کے متعلق سوچ رہا تھا جو پروین کے پرس میں نظر آیا تھا۔ ویسے وہ اس کے لئے غیر متوقع نہیں تھا.... ویسے یہ ضروری نہیں تھا کہ کیپٹن فیاض کی اسٹینو بھی قانونی طور پر پستول رکھنے کی مجاز ہو سکے۔

* * *

تین دن کے بعد فیاض بوکھلایا ہوا عمران کے فلیٹ میں داخل ہوا۔

عمران تنہا تھا اور بظاہر بیکار نظر آ رہا تھا۔ اس پر بلا کی سنجیدگی طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے اپنے بچوں کے مستقبل کی فکر ستا رہی ہو۔

اس نے اس طرح فیاض کا استقبال نہیں کیا جیسے عموماً کیا کرتا تھا۔ اس کے اس غیر متوقع رویے پر فیاض کو بھی حیرت ہوئی۔

"کیوں کیا بات ہے؟" فیاض کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ "آج کچھ عجیب سے لگ رہے ہو۔"

"مجھے تمہارے مستقبل کی فکر ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"میں تمہیں اس خون کے متعلق بتانے آیا ہوں۔" فیاض نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا اور خاموش ہو کر اس میں سے ایک سگریٹ منتخب کرنے لگا۔ وہ خود کو پر سکون ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگرچہ اضطراب کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔

"تم سے زیادہ شاید میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"کیا جانتے ہو؟.... اتنا ہی.... جتنا پریس رپورٹر لے اڑے ہیں۔"

"نہیں.... میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان اکڑی ہوئی چٹانوں کے نیچے سے برآمد ہونے والی لاشوں میں چند لاشیں ایسی بھی ہیں جن کی موجودگی محکمہ خارجہ کیلئے باعث تشویش ہو سکتی ہے۔"

"تم کیا جانو!" فیاض اسے گھورنے لگا۔

"تم شاید تین ہزار معاملات میں چار ہزار بار مجھ سے یہی سوال کر چکے ہو۔" عمران مسکرایا۔ "تم بتاؤ.... تم کیا بتانا چاہتے ہو؟"

"کیسے پہلے تم بتاؤ کہ تمہیں اس کا علم کیسے ہوا۔ یہ بات چند خاص آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم" فیاض اسے گھورتا ہوا بولا۔

"کیا تم مجھے کوئی عام آدمی سمجھتے ہو؟" عمران بگڑ گیا۔

"میں تمہیں آدمی ہی نہیں سمجھتا" فیاض نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تم بتاؤ.... میں تمہیں بتاؤں گا.... پتھروں کے نیچے سے پندرہ نکلی ہوئی لاشیں ملی ہیں جن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں تھیں.... اور اکڑی ہوئی لاشوں کی اندرونی ساخت کچھ اس قسم کی ہے جیسے وہ تراشی گئی ہوں۔"

"ایسا ہو سکتا ہے؟"

"کیا ہو سکتا ہے؟"

"کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ تم سمجھتے ہو۔ دہرانے کی ضرورت نہیں؟"

"میں کہتا ہوں کہ پہاڑیوں کو اندر سے تراش کر کچھ کال کوٹھریاں بنائی گئی تھیں اور وہاں کچھ قیدی رکھے گئے تھے۔"

"اتنی موٹی عقل میں بھی رکھتا ہوں۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "کیا اس میں بھی کوئی عجیب بات ہے جو تم مجھے بتانا چاہتے ہو۔"

"کیا یہ بذات خود عجیب نہیں ہے۔"

"میری نظر میں نہیں! کیا پہاڑوں کا اندر سے تراشا جانا کوئی حیرت انگیز چیز ہے۔ آج سے دو ہزار برس پہلے کے لوگ بھی اس فن سے واقف تھے اور وہاں قیدیوں کا ہونا بھی حیرت انگیز نہیں ہے۔ کیا کسی کو قید کر کے کہیں بند کر دینا انسانی فطرت سے باہر ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" فیاض کے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔

"میں تمہیں اس سلسلے کی سب سے زیادہ حیرت انگیز بات بتانا چاہتا ہوں۔" عمران فیاض کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "مگر خارجہ کے جس آفیسر کی لاش آج وہاں سے برآمد ہوئی ہے وہ کل چار بجے شام تک اپنے آفس میں دیکھا گیا ہے۔ آج جو لاشیں برآمد ہوئی ہیں وہ کم از کم تین دن پہلے کی ہیں۔ ان کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے۔"

"تمہیں جیل میں ہونا چاہئے!" فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور تمہیں پھانسی کے تختے پر۔" عمران کی سنجیدگی میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔

"یہ بات جو تم نے مجھے بتائی ہے ایک سرکاری راز ہے!"

"اور میں نے یہ راز کسی غیر سرکاری آدمی پر نہیں ظاہر کیا۔"

"تم..." فیاض کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔

"بہر حال!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "مجھے اب اس قسم کے کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی... میں آج کل ادب کی خدمت کر رہا ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے کہ آج کل تم کیا کر رہے ہو۔" فیاض برا سا منہ بنا کر بولا۔ "خیر تمہیں ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو تم نے اتنی اہم معلومات کیسے حاصل کیں؟"

"یہ ان معلومات کی غلطی ہے... کہ مجھ جیسے بیکار آدمی کے فلیٹ میں چلی آئیں۔"

"عمران مذاق چھوڑو!" فیاض نے کہا۔ "میں سنجیدگی سے اس مسئلے پر تمہارا مشورہ چاہتا ہوں۔"

میرا مشورہ یہ ہے کہ تم فی الحال اپنی ٹی اسٹیو سے ہوشیار رہو۔"

یار وہی ہے گی... تم آخر اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

میں نے تمہیں آگاہ کر دیا۔ آگے تم جانو!"

اگر تم گفتگو کرنا چاہتے ہو تو صاف صاف کہو... میں چلا جاؤں گا۔"

وہ کچھ نہ بولا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا "تو

وہ چیز تو تمہارے پاس محفوظ ہو گی۔"

ہے... وہ..." فیاض کچھ سوچتا ہوا بولا... "ہاں کیوں...؟"

میں اسے ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

کہاں؟"

فیاض... جب میں سنجیدگی سے گفتگو کرنے پر تیار ہو جاتا ہوں تو تم مسخرہ پن کرنے لگتے ہو... میں اسے دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں! مجھ سے وجہ نہ پوچھو!"

وہ... وہ... دراصل... کہیں گم ہو گئی..."

کیا..." عمران کرسی سے اٹھتا ہوا بولا... "تو کپتان صاحب میں اس سلسلے میں کوئی دلچسپی نہیں لوں گا۔"

کیا وہ اس سلسلے میں اتنی اہم تھی؟"

اس سے بھی زیادہ!"

کیا اہمیت رکھتی تھی؟"

کچھ بھی نہیں... اب کچھ بھی نہیں۔ لیکن کیا وہ تمہاری جیب ہی میں پڑے پڑے کھو گئی... یا تم نے اسے کسی کو دکھایا بھی تھا؟"

مجھے ٹھیک یاد نہیں... میں نے اسے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ اس لئے یہ بتانا مشکل ہے۔ ظاہر ہے جب میری نظروں میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی تو میں کسی سے اس کا تذکرہ کیا کرتا!"

تم ٹی اسٹیو؟"

تم نے پھر اس کا نام لیا۔"

اس سے تذکرہ کیا تھا یا نہیں..." عمران نے فیاض کے لہجے کی پروا کئے بغیر کہا۔

"نہیں!" فیاض نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

عمران نے جلدی ہی کچھ نہیں کہا۔ وہ کسی سوچ میں پڑ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوچھا "تمہارے آفس میں مختلف ممالک کی سیکرٹ سروس کے شناختی نشانات کے نمونے نہیں ہیں؟"

"ہیں کیوں نہیں؟"

"چلو!" عمران نے دردمندانہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "انہیں ایک بار غور سے دیکھ لو۔ خدا نے چاہا تو اس بار بیٹا ہوگا۔"

"ٹھیک سے بات کرو۔" فیاض جھنجھلا کر کھڑا ہو گیا۔

"سلیمان!" عمران نے ہانک لگائی.... اور دوسرے ہی لمحے میں اس کا نوکر سلیمان کمرے کے اندر تھا۔

"تم بڑے گدھے ہو!" عمران نے اسے گھور کر دیکھا "ایک گھنٹے تک.... یہیں اسی جگہ کھڑے رہو.... ایک ٹانگ پر.... تمہاری سزا یہی ہے۔"

سلیمان نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ سزا کس قصور میں مل رہی ہے۔ چپ چاپ ایک ٹانگ پر کھڑا ہو گیا۔

"ایک گھنٹے سے پہلے اگر تم نے جنبش بھی کی تو کھال کھنچوا لوں گا....!"

فیاض خاموش بیٹھا رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اب اسے بھگانا چاہتا ہے۔ اس نے ہیٹ اٹھائی اور اس انداز میں "خدا حافظ" کہتا ہوا باہر نکل گیا جیسے "جہنم میں جاؤ!" کہا ہو!

"اب پیر بدل لو...." عمران کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی سلیمان نے دوسرا پیر زمین پر رکھ دیا۔

"آج کون سی تاریخ ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"جمعرات ہے!" سلیمان نے جواب دیا۔

"شاباش.... ٹھیک ہے۔"

سلیمان نہایت سنجیدگی سے رخصت ہو گیا۔ اس نے اب بھی عمران سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اسے ایک ٹانگ پر کھڑے رہنے کی سزا کیوں ملی تھی؟

عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا، پھر اس نے فون پر جولیانا فٹزواٹر کے نمبر ڈائل کئے۔

"ہیلو!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں تو...."

"یس سر!"

"فیاض کی اسٹینو کے متعلق تم نے اور کیا معلومات فراہم کیں؟"

"کچھ پتہ نہیں چلا جناب! ان تین دنوں میں اس سے کوئی غیر معمولی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ نہ اس کے کسی معمول میں فرق آیا ہے۔ جہاں پہلے رہتی تھی وہیں اب بھی ہے۔ پانچ بجے سے نو بجے رات تک گرینڈ ہوٹل میں بیٹھتی ہے۔ کبھی کیپٹن فیاض ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی نہیں ہوتا۔"

"جب فیاض نہیں ہوتا تو کون ہوتا ہے؟"

"کوئی بھی نہیں.... وہ تنہا ہوتی ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"جی ہاں.... میں اسے بہت قریب سے دیکھتی رہی ہوں.... مگر جناب یہ قصہ کیا ہے؟"

"وہ لڑکی مشتبہ ہے۔ میں نے آج سے دو ماہ قبل اسے ایک ایسے آدمی کے ساتھ دیکھا تھا جس پر عرصہ سے میری نظر رہی ہے لیکن اب وہ آدمی بھی آج کل نظر نہیں آرہا ہے۔"

"لڑکی بڑی خوبصورت ہے جناب!" جولیا نے کہا۔

"میں اسی لئے سوچ رہا ہوں کہ اس کی نگرانی کے لئے سارجنٹ ناشاد بہتر رہے گا۔"

جولیا کی ہنسی کی آواز آئی۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

دفعتاً ایک دوسرے کمرے میں اس فون کی گھنٹی بجی.... جس کے نمبر ٹیلی فون ڈائریکٹری میں نہیں تھے۔ عمران اس کمرے میں آیا اور ریسیور اٹھا کر سننے لگا۔

"میں خاور ہوں جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "سفید داڑھی والا پھر نظر آیا ہے۔"

"کہاں؟" عمران نے پوچھا۔

"وہیں.... جہاں آج سے دو ماہ قبل دیکھا گیا تھا۔"

"وہ مکان تو اس نے چھوڑ دیا تھا۔"

"جی ہاں! وہ اب بھی کرائے پر خالی ہے اور مقفل بھی ہے۔ لیکن اوپری منزل کی ایک

کھڑکی میں.... میں نے اسے دیکھا ہے۔"

"کب دیکھا ہے؟"

"زیادہ سے زیادہ چند منٹ گذرے ہوں گے۔"

"مکان اس وقت بھی مقفل تھا؟"

"جی ہاں اور اس پر.... "کرائے کے لئے خالی ہے۔" ....کا بورڈ موجود ہے۔"

"آج کل کے زمانے میں بھی مکان اتنے دنوں تک خالی پڑے رہتے ہیں؟"

"اس کے متعلق بڑی روایتیں سننے میں آتی ہیں.... مکان آسیب زدہ مشہور ہے۔"

"اچھا.... میں دیکھوں گا۔"

"کیوں نہ ہم میں سے کوئی اسے کرائے پر حاصل کر لے.... " تنویر نے کہا۔

"نہیں.... صرف اس کی نگرانی جاری رکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

وہ ابھی وہاں تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ دوسرے فون کی گھنٹی بجی جس کے نمبر صرف اہم کڑی میں موجود تھے۔

"ہیلو.... ! عمران"

"ہاں.... عمران....."

"میں فیاض ہوں۔"

"کہئے میں اپنے ہم کا سائیں پورا لٹاؤ.... میں جانتا ہوں کہ تم فیاض ہو.... منقلب نہیں ہو سکتے!"

"میں نے نشانات کے نمونے دیکھ ڈالے.... " فیاض بولا.... اس کی آواز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ ہانپ رہا ہو۔

"بہت اچھا کیا.... کوئی خاص بات؟"

"ہاں.... اور اب مجھے افسوس ہے.... کہ میں تمہاری باتوں کو فضول کیوں سمجھتا تھا!"

"کمرے میں اور کون ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"کوئی بھی نہیں ہے.... میں تنہا ہوں!"

"تب بھی آہستہ بولو!"

"دیکھو.... اس پر دائرے میں طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا.... یہی ایک مغربی ملک کی سیکرٹ سروس کا شناختی نشان ہے۔"

"سچ؟"

"سو فیصدی ہے.... مجھے افسوس ہے عمران!"

"پرواہ نہ کرو۔"

"کیا تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکو گے؟"

"نہیں!" عمران نے بڑی صفائی سے کہا۔

"کیوں؟"

"گھر والے اسے ناپسند کرتے ہیں.... میں تم سے استدعا کروں گا کہ مجھ سے ملنا جلنا ترک کر دو۔ میں اب نہایت شرافت سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں بات طے ہو گئی ہے لیکن لڑکی والے اس پر معترض ہیں کہ میرا پولیس والوں سے ملنا جلنا ہے ان کا خیال ہے کہ میرے لئے گھاس کی تجارت موزوں رہے گی!"

"یار عمران!"

"نہیں جی.... کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں کنوارا ہی مر جاؤں تم خود تو شادی شدہ ہو اور ہر اندازے سے اسٹینڈ بھی بدل دیتے ہو وہ بڑا لطف ہے تمہاری زندگی پر.... چلو نہ.... بس ختم....!"

اس نے ریسیور رکھ دیا۔

◆

ٹھیک چھ بجے عمران کی کار گرینڈ ہوٹل کی کمپاؤنڈ میں پہنچ گئی۔ وہ تنہا تھا۔ حسب معمول جسم پر شوخ رنگوں والا لباس تھا۔ نیلی پتلون، زرد قمیص.... گلابی ٹائی اور بادامی رنگ کا برف سا شفاف کوٹ!

فلٹ ہیٹ گہری نیلی تھی اور اس کے بائیں طرف گلاب کی تین کلیاں اڑسی ہوئی تھیں۔ گرینڈ ہوٹل کے قلی کی گینٹی نے اگر اسے کار سے اترتے نہ دیکھا ہوتا تو شاید اسے اندر گھسنے ہی نہ دیتا.... پھر بھی اس نے اسے ٹوک ہی دیا۔

"جناب والا! وہ اس بورڈ پر بھی نظر رکھیے۔" اس نے ایک بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر تحریر تھا

"شام کی تفریح کے لیے [illegible] سوٹ میں آنا ضروری ہے"

"[illegible] میں یوں گیا" عمران نے مغموم لہجے میں کہا اور ڈائننگ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی لیکن پروین نہیں دکھائی دی۔ [illegible] اس نے جولیا [illegible] کو دیکھا جو اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

عمران آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھتا گیا۔ [illegible] ڈائننگ ہال میں کوئی اور ہی تھی۔ ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ [illegible] ہوں گے۔ جو [illegible] طرف [illegible] مگر جولیا [illegible] رہی تھی [illegible]

"آپ یہاں تنہا ہیں" عمران جیسے بڑا [illegible]

"وہ دیکھیے میرے ساتھی" جولیا ہکلائی۔

"جب آپ کا کوئی ساتھی آئے تو مجھے بتا دیجیے گا۔ میں اٹھ جاؤں گا [illegible] میں [illegible] ہوں [illegible]۔ میں تنہا [illegible] آپ دیکھیے یہ سب لوگ مجھے [illegible] سے گھور رہے ہیں۔ [illegible] پر کیا [illegible] سے مجھے کوئی خوبصورت عورت [illegible]"

جولیا ہنس پڑی۔ لیکن وہ بھی محسوس کر رہی تھی۔ [illegible] دوسرے لوگ اب بھی گھور رہے تھے۔

"میں خود ہی اٹھ جاؤں گی" جولیا جھنجھلا کر بولی۔

"تب آپ کی پوزیشن اور زیادہ مشکوک ہو جائے گی۔ لوگ مجھے کوئی [illegible] سمجھیں گے اور آپ کے متعلق [illegible] سوچیں گے۔ لیکن اگر آپ چپ چاپ بیٹھی رہیں تو یہی لوگ سمجھیں گے کہ میں [illegible] ہوں۔ [illegible] کی [illegible]"

جولیا نے کچھ کہنا چاہا [illegible] لیکن وہ [illegible] کچھ [illegible] [illegible] طرف تھا۔

عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ اب معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بھی [illegible] کہ جولیا یہاں سے چلی جائے۔ [illegible] کوئی خاص [illegible] آنکھیں بند [illegible]

[illegible] سات بجے تک [illegible] پروین کی آمد کا منتظر رہا لیکن وہ نہیں آئی۔ [illegible] اطلاعات کے مطابق آج [illegible] میں [illegible] سات بجے [illegible]

[illegible] پروین کے علاوہ اس کے [illegible] میں [illegible] تھا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] تھی [illegible] اپنے [illegible] عرصے سے عمران کی نظر رہی تھی [illegible] ایک [illegible] آدمی تھا [illegible] تھا کہ وہ کسی مغربی ملک کا باشندہ ہے لیکن وہ بڑی فصیح اردو بولتا تھا۔ جس کا [illegible] ہو سکتا تھا کہ وہ [illegible] مشرق کا باشندہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

[illegible] کی ایک بدنام عمارت میں مقیم تھا لوگوں کا خیال تھا کہ وہ [illegible] عمران [illegible] کوئی اہمیت [illegible] لیکن جس دن [illegible] کے آفس میں [illegible] اسی عمارت میں قتل ہو گیا۔ اور [illegible] نظر آنے لگا۔

[illegible] کوشش تھی کہ [illegible] کا انتخاب کر لینا مشکل نہیں تھا۔ [illegible] عمران پر [illegible] منکشف تھی [illegible] بتا دیا تھا۔ [illegible] کے متعلق عمران پہلے ہی بہت سی معلومات بہم پہنچا چکا تھا۔ [illegible] تھی [illegible] میں [illegible] آدمی موجودہ [illegible] سے کہیں زیادہ تھی۔ [illegible] سے یہاں تک پہنچ گئی تھی۔

عمران [illegible] ہال سے نکل [illegible] طرف روانہ ہو گیا۔ یہ حقیقت تھی [illegible] کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا [illegible] کسی قسم کا شبہ ہو جائے [illegible] پر نظر رکھنا چاہتا تھا۔

[illegible] کے متعلق [illegible] معلومات [illegible]

آج بھی اگر پروین کے معمول میں فرق نہ آیا ہو تو وہ بھی اس کے گھر کا رخ کرے

اطلاعات کے مطابق وہ روزانہ اپنی شامیں تنہا یا فیاض کے ساتھ گرینڈ ہوٹل میں گزارا کرتی تھی۔ اس نے رنگیلا لاج کے سامنے کار روک دی۔ اسی عمارت کے ... حصے میں پروین رہتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کیپٹن جعفری سامنے والے فٹ پاتھ پر موجود تھا۔ عمران نے اس کی ڈیوٹی نہیں لگائی تھی لیکن وہ اس کی نظروں سے بچ کر دوسری منزل پر جانا چاہتا تھا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔ لیکن بے سود۔ کیونکہ پروین کا فلیٹ مقفل تھا۔ وہ اپنی کار میں آ بیٹھا اور چل کر ایک پبلک ٹیلی فون بوتھ کے قریب کار روک دی۔

وہاں پہنچ کر اس نے کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائل کئے۔ دوسری طرف سے بولنے والے سے اس نے صرف اتنا ہی پوچھا کہ فیاض گھر پر موجود ہے یا نہیں۔ جواب اثبات میں ملا۔ تھوڑی دیر بعد فیاض کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو... سوپر"

"کون... عمران"

"ہاں میں ہوں... کیا تم بتا سکتے ہو کہ آج پروین گرینڈ ہوٹل کیوں نہیں گئی اور اس وقت گھر پر کیسے ہو؟"

"تمہیں غارت کرے... پیچھا بھی چھوڑو۔"

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم آج اسے وہاں ضرور لاتے کیونکہ آج وہاں ایک خاص پروگرام تھا مجھے اس کی وجہ بتاؤ۔"

"پہلے تم بتاؤ کہ تم پروین کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"تم نے... آستین میں ایک سانپ پالا ہے اور تم کسی وقت بھی جہنم رسید ہو سکتے ہو۔"

"کیوں بکواس کر رہے ہو؟"

"شکر ہو... فیاض! لیکن اس پر یہ ظاہر ہونے دو کہ تم اس پر کسی قسم کا شبہ رکھتے ہو۔ بعد میں دیکھوں گا کہ میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو تمہیں کرائے کے روپے دینے بھی نصیب ہوں گے۔"

"تم سنجیدہ ہو؟"

"ہاں میں سنجیدہ ہوں!"

فیاض کچھ نہ بولا۔ عمران نے کہا۔ "ہیلو"

"ہاں ہاں... میں کچھ سوچ رہا تھا!"

"تو آج تم وہاں گرینڈ ہوٹل کیوں نہیں گئے؟"

"اس کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ بس... پھر وہ آفس سے سیدھی گھر جائے گی۔"

"لیکن اس کا فلیٹ مقفل ہے۔"

"ہو گا" فیاض نے لاپروائی سے کہا۔ "ممکن ہے وہ تمہارے تانے کے سوا کہیں اور گئی ہو... بہرحال ویسے کیا تمہارے پاس اس کے خلاف کوئی واضح قسم کا ثبوت ہے؟"

"نہیں... فی الحال نہیں ہے... لیکن جلد ہی اس سے متعلق بہت کچھ معلوم کر لینے کی توقع رکھتا ہوں۔"

"مجھے یقین ہے کہ تمہارے شبہات کی بنا غلطی پر ٹکی ہیں!" فیاض نے کہا۔

"جس فرم میں وہ پہلے کام کرتی تھی وہاں اسے موجودہ تنخواہ سے زیادہ ہی رقم ملتی تھی۔"

"ہوں" فیاض نے ... "یہ بات ... ابھی تک نہیں ہے... دراصل محکمہ سراغرسانی میں ملازمت کا شوق تھا... سراغرسانی سے دلچسپی بھی ہے۔ محکمہ والا کیس اس کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوا ہے۔"

"اچھا سوپر فیاض!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

◆

ٹھیک ایک گھنٹے بعد عمران کی کار محکمہ خارجہ کے سیکریٹری سر سلطان کی کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں داخل ... سر سلطان پہلے ہوم سیکریٹری تھے اب انہیں ... محکمہ خارجہ میں لے آیا گیا تھا۔ عمران کے ... میں سے تھے اور اب عمران براہ راست ان ہی کی ماتحتی میں کام کر رہا تھا۔ مگر اس کا ... سر سلطان ہی کو معلوم تھا کہ محکمہ خارجہ کی سیکرٹ سروس کا چیف آفیسر کون ہے۔

... سے سر سلطان کا انتظار زیادہ دیر تک نہیں کرنا پڑا کیونکہ وہ خود بھی اس سے ملنے کے منتظر ... طرح بے چین تھے۔

"کیوں! عمران تم کیا کر رہے ہو؟" انہوں نے خطرناک انداز میں کہا۔

"میرے کچھ کرنے سے پہلے ہی بہت کچھ ہو چکا ہے۔" عمران خوشگوار لہجے میں بولا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"[illegible] کی تشخیص ہو چکی ہے کہ ان چند لاشوں کے بیچ سے [illegible] کی لاش برآمد ہوئی تھی۔"

"تشخیص تو نہیں ہوئی [illegible] صرف چند [illegible] کی جا سکی ہیں۔"

"تو ان چند آدمیوں میں وہ بھی شامل ہے جو لاش [illegible] سے ایک دن پہلے کرنل [illegible] کا پارسل [illegible] کرتا رہا ہے۔"

"اوہو! شادی تو یہ تھی کہ یہاں [illegible] سے پہنچنا تھا وہ بدر حالت [illegible] کمرے میں [illegible] تھا۔"

"پھر اس کی لاش کی شناخت کیسے ہوئی تھی؟" عمران نے پوچھا۔

"کل شام تک جو کرنل [illegible] کی جگہ پر کام کرتا رہا ہے وہ اس کا ہمشکل تھا۔"

"یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں اس آدمی کو نہیں دیکھ سکا جو اصل چہروں سے [illegible] ہوئے ان لاشوں میں سے بھی ہے۔ اس کا چہرہ کچھ ایسا ہی تھا کہ بہت آسانی سے کوئی دوسرا اس کا میک اپ کر سکتا تھا۔"

"مگر وہ دوسرا یہ [illegible] نہیں؟"

"یہ مشکل کام ہے جناب۔" عمران نے تشویش [illegible] "مجھے میں کہا [illegible] نہیں وہ لوگ ان کے [illegible] ان کی [illegible] کا کیا مقصد تھا۔"

"عمران!" سر سلطان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے "تم جانتے ہو [illegible] یہ تمام معاملہ [illegible] معلوم نہیں وہ آدمی [illegible] تھا [illegible] جگہ پر کام کرتا رہا [illegible] پتہ نہیں اس نے حکومت کے کتنے راز معلوم کئے ہوں گے۔"

"یقیناً آپ سمجھتے کہ اس کے چارج میں کیا کیا تھا؟"

"ویسے تو ابھی تک اس کے پاس کوئی [illegible] نہیں آیا تھا۔"

"کیا یہ محض اتفاق ہی تھا۔"

"محض اتفاق۔ ابھی تک اس معاہدہ کا مسودہ مکمل نہیں ہو سکا تھا جس پر وہ کام

رہا تھا۔ مگر [illegible] تو سوچ کر [illegible] دنوں تک وہ آفس میں رہا۔"

"میں سوچ رہا ہوں جناب [illegible] لیکن اس معاہدے کی نوعیت کیا تھی؟"

"ایک ملک سے ایک اہم دفاعی معاہدہ۔"

"یقیناً یہ بہت اہم ہے۔" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "اب ہمیں ان چودہ آدمیوں کے متعلق بھی معلومات فراہم کرنی پڑیں گی۔ مگر ان میں سے صرف پانچ ہی ایسی لاشیں ہیں جو قابل شناخت کہی جا سکتی ہیں۔ [illegible] بری طرح کچلی گئی ہیں۔"

"کیپٹن فیاض رات ہی سے تفتیش کر رہا ہے۔" سر سلطان بولے۔

"جی ہاں! مجھے علم ہے۔"

"اس کا کیا خیال ہے؟"

"میں نے اس کا خیال معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔"

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کچھ کر رہے ہو یا نہیں؟"

"میں غافل نہیں ہوں جناب۔" عمران بولا۔ "اچھا اب اجازت دیجئے!"

"مگر تمہارا رویہ تسلی بخش نہیں ہے۔" سر سلطان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بے حد پیچیدہ حالات ہیں جناب۔" عمران نے [illegible] کر کہا "میں ابھی تک کوئی لائحہ عمل مرتب نہیں کر سکا لیکن توقع ہے کہ جلد ہی میں اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کر سکوں گا [illegible] اگر نہ کر سکا تو اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہو گی۔"

"کیوں [illegible] مجھ پر کیوں؟" سر سلطان نے حیرت سے کہا اور عمران انہیں گھورنے لگے۔

"آپ ہمیشہ مجھے حماقت کی [illegible] کی تلقین کرتے ہیں [illegible] لیکن میں جب بھی سنجیدگی سے [illegible] کام کرنا چاہتا ہوں تو آپ کی نصیحت [illegible] یاد آ جاتی ہے [illegible] یہی وجہ ہے کہ اب تک مجھ سے کچھ بھی نہیں بن پڑا۔"

"بکواس مت کرو۔" سر سلطان مسکرائے۔

"[illegible] قبلہ والد صاحب نے کیپٹن فیاض کو اصل چیز [illegible] دی ہے کہ جب بھی عمران [illegible] میں آ جائے اس کے ساتھ کوئی مروت نہ برتی جائے۔"

"تم جیسا نالائق لڑکا آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا۔" سر سلطان ہنس پڑے۔

"چلیے آپ بھی۔ [illegible] ہے میں اب میرے لئے یہی باقی رہ جاتا ہے کہ خودکشی کر لوں۔"

عمران دروازے کی طرف مڑا۔

"[illegible] سلطان سے روکا نہیں!"

اس کے بعد وہ بلا مقصد شہر کی سڑکوں پر چکر لگاتی رہی۔

[illegible] کے پاس [illegible] نہیں تھا

پبلک فون بوتھ کے سامنے [illegible] روکی اور جولیا کا نمبر ڈائل کئے

"یس سر"

دوسری طرف سے آواز آئی۔ [illegible] چیف آفیسر کی بھرائی ہوئی آواز پہچانی تھی

"جعفری اور تنویر کی طرف سے کوئی اطلاع؟"

"جی ہاں۔ تنویر ہسپتال میں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"وہ [illegible] والے عجیب و غریب مکان کے سامنے کھڑے کھڑے بیہوش ہو کر گر گیا تھا۔ اب وہ ہسپتال میں ہے۔"

"کیا چوٹ بھی آئی ہے؟"

"جی ہاں گرنے کی وجہ سے پیشانی زخمی ہو گئی ہے۔"

"تم اس سے ملی ہو؟"

"جی ہاں۔"

"بیہوش کیسے ہوا تھا؟"

"اس کا اسے خود بھی علم نہیں۔"

"تو اب اس مکان کی نگرانی نہیں ہو رہی؟"

"جی نہیں۔ میں نے اس واقعہ کے بعد کئی بار آپ کو رنگ کیا تھا لیکن آپ نہیں ملے۔ جعفری کی یہی رپورٹ ہے۔"

"تو کیا جعفری [illegible] کر [illegible] نہیں کی۔ [illegible] متعلق ہے۔"

"اچھا [illegible] اس کا [illegible] کہ [illegible] ختم ہو گئی [illegible]

نہیں پھر فون کروں گا۔ ہاں! تم آج رات مجھے میری قیام گاہ پر مل سکو گی؟"

■

تھوڑی دیر بعد عمران نے تنویر سے فون پر رابطہ قائم کیا۔

وہ ہسپتال سے گھر واپس آ گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنی بیہوشی کی وجہ نہ بتا سکے گا۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ وہ کیسے بیہوش ہو گیا۔

ویسے ایک آدمی پر شبہ ضرور ہے جو کچھ دیر اس کے قریب رک کر سگریٹ پیتا رہا تھا۔ تنویر نے بتایا کہ سگریٹ کے دھوئیں کی بو کچھ عجیب قسم کی تھی جو طبیعت پر گراں گزری۔ ہو سکتا ہے کہ بیہوشی دھوئیں کا نتیجہ رہی ہو۔

"اس آدمی کا حلیہ بتا سکو گے؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب! چونکہ میں نے اسے ایک راہگیر سے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اس لئے اس پر [illegible] کے [illegible] ہے۔"

"نہیں [illegible] تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حواس بہت ہی سرعت [illegible] تھا ورنہ اس کی عجیب [illegible] سے تمہیں اس آدمی کا حلیہ ضرور یاد رہتا... تمہیں دراصل اتنی مہلت ہی نہ ملی ہوگی کہ تم اس کی شکل بغور دیکھ سکتے۔"

"جی ہاں [illegible] یہی بات ہے۔"

"اچھا تو اب تم آرام کرو... پیشانی کا زخم زیادہ گہرا تو نہیں ہے؟"

"جی نہیں معمولی سا ہے!"

عمران سلسلہ منقطع کر کے بوتھ سے باہر نکل آیا۔

اب اس کی کار [illegible] کی طرف جا رہی تھی جہاں وہ عجیب و غریب مکان واقع تھا۔ ایک گلی میں گاڑی کھڑی کر کے اس نے وقت دیکھا۔ گیارہ بج رہے تھے۔ اب وہ [illegible] کی طرف پیدل چل پڑا۔ شہر کے اس حصے کی رونق بہت کم ہو گئی تھی۔ تمام دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ کہیں کہیں ایک آدھ کیبن یا ریستوران [illegible] کی بھیڑ سے [illegible] نظر آ رہے تھے۔

عمران [illegible] روڈ [illegible] کے چوراہے پر [illegible]

پھر آگے بڑھ گیا! غالباً وہ کوئی بے ربط گانا گا کر [illegible] رسٹن اپارٹمنٹ میں داخل ہوا چاہتا ہو

آخر وہ عمارت کے قریب پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ رسٹن اپارٹمنٹ سنسان پڑی تھی۔ اب معلوم ہو رہا تھا جیسے رات آ گئی ہے۔ [illegible] وہاں نے جانے کا ارادہ کر عمران وہاں اس اور اپنا پروگرام مسلسل رکھنا چاہتا ہو سوچ۔ یا تھا کہ کسی نہ کسی طرح اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا مگر اب یہاں کی حالت دیکھ کر یہ چیز قریب قریب ناممکن معلوم ہونے لگی تھی

سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ تنویر یہاں بیہوش کیوں ہوا تھا؟ اس کی بیہوشی اختیاری نہیں کی جا سکتی تھی کیونکہ وہ صحت مند جسم و دماغ رکھتا تھا اور اس سے پہلے کبھی اسے اس طرح بیہوش ہو جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ پھر اگر وہ بے ہوشی کسی آدمی کی سی حرکت کا نتیجہ تھی تو وہ آدمی کون ہو سکتا تھا۔ اور اس سے یہ حرکت کیوں سرزد ہوئی تھی؟

ان حالات میں جواب عمران کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا کہ وہ آدمی اسی عمارت کے متعلق ہو سکتا ہے جس کی نگرانی تنویر کر رہا تھا۔

پھر کسی حالت میں اس عمارت کا رخ کرنا گویا موت کے منہ میں جانا تھا۔ ظاہر ہے اس عمارت سے تعلق رکھنے والے باخبر تھے کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے ورنہ تنویر بیہوش کیوں ہوتا؟

وہ سنسان راستے پر چلتا رہا۔ راستے پر دور دور ایک شخص کا بھی پتہ نہیں تھا۔ عمران نے یہاں پہنچ کر نہیں سوچا تھا۔ یہ سوال پہلے ہی اس کے ذہن میں تھا مگر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ رسٹن اپارٹمنٹ کہاں ہے اسی سے اس طرح یہاں آ جائے گی۔ اگر اس راستے پر اس وقت تھوڑی بہت آمد و رفت بھی ہوتی تو شاید عمران چپ چاپ گزر جاتا لیکن ایسی صورت میں کوئی بھی اس کے لئے خطرہ بن سکتی تھی کوئی [illegible] کی موت کا پیغام لا سکتی تھی۔ وہ چپ چاپ رسٹن اپارٹمنٹ سے گزر گیا۔ پھر کافی دور تک [illegible] پہنچنے کے لئے اسے ایک لمبا چکر کاٹنا پڑا۔

عمارت کا [illegible] کرتے وقت وہ بالکل خالی الذہن تھا لیکن پیچھے ہی کہا گئے تھے کہ عمرانیات حائل تھی اور عمرانیات جب بھی جاگتی تھی تو کچھ ہو کر رہتا تھا۔ عمران اسے عمرانیات کہتا تھا۔ "عمرانیت" کا مطلب تھا عمران کا مخصوص ذہنی طرزِ عمل نہیں بلکہ صرف عمل [illegible] کا دخل کہاں عمرانیت میں کبھی کبھی بے جھجک اوٹ پٹانگ حرکت کر بیٹھتا اور [illegible]

[illegible] سے پہلے رہے تھے!!

عمران نے بڑی پھرتی سے اپنے فلیٹ تک کا راستہ طے کیا۔

فلیٹ پر سے بیدار بیٹھا وہ اپنے چہرے کی مرمت کر رہا تھا۔ چار گھنٹے کی محنت پر جب اس نے آئینے پر آخری نظر ڈالی تو عمران کی بجائے شیطان نظر آ رہا تھا۔

داڑھی بے تحاشا بڑھی ہوئی۔ سر کے بال کسی بے مرمت جھاڑی کا منظر پیش کر رہے تھے۔ آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی۔ جسم پر قیدیوں کا سا لباس تھا۔ چار خانے کا تہمد [illegible] سا جانگیہ۔ اور سر پر گول ٹوپی جو جیل سے بھاگا ہوا قیدی معلوم ہو رہا تھا۔

فلیٹ سے باہر نکلتے وقت اس نے ٹوپی اتار لی اور اپنے جسم پر ایک چادر اس طرح ڈال لی کہ قیدیوں والا لباس اس میں چھپ گیا۔ اس کے پیروں میں جوتے نہیں تھے۔ مگر پیروں کی حالت سے یہ نہیں ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں کبھی جوتا بھی پہنا ہو۔ وہ کسی مزدور کے سے معلوم ہوتے تھے۔ رسٹن ہٹ یہاں سے کافی دور تھی لیکن عمران نے یہ مسافت پیدل ہی طے کی۔ رسٹن کی عمارت جو پہلے چپ چاپ تھی۔ وہ پچھلے فلیٹ کے سامنے رک گیا تھا۔ اب وہ داخل ہو چکا تھا۔ دروازے میں قفل نہیں تھا۔ عمران نے پہلے ہی ٹٹول کر دیکھ لیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس نے دروازے کے ایک شیشے پر ہاتھ مار دیا۔ چھناکے کی آواز آئی۔ شیشے کے ٹکڑے اندر کی طرف کمرے میں جا گرے۔

عمران نے اندر ہاتھ ڈال کر چٹخنی نیچے گرا دی۔ دروازہ کھل گیا۔

یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ نیچے کی چٹخنی نہیں گرائی گئی تھی ورنہ عمران کے لئے شیشے ہی کی طرف سے دروازہ کھولنا مشکل تھا!

اندر گھس کر اس نے دروازہ پھر بند کر دیا لیکن اسی وقت دوسرے کمرے سے روشنی اس شیشے والے کمرے میں [illegible] ہو گئی۔ عمران اس کمرے کے بند دروازے کی طرف جھپٹا اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے لمحے میں دروازہ کھلا اور ایک پستہ قد [illegible] شب خوابی کے لباس میں نظر آیا۔ لیکن اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔ عمران چپ چاپ دیوار سے چپکا کھڑا رہا۔ وہ اندھیرے میں تھا جیسے ہی اس نے دروازے سے باہر قدم نکالا عمران نے پستول پر ہاتھ ڈال دیا۔

"خبردار" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "آگے نہ بڑھنا ورنہ گولی مار دوں گی"

پستول کی نال پروین کی کنپٹی پر تھی۔ اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو گھور رہی تھی۔ مگر ان آنکھوں میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔

"پہلے تم مر جاؤ گی! اس کے بعد مجھے پولیس لے گی" عمران نے [illegible] سے کہا

"کون؟" پروین کی تو قسم کی سرگوشی کرنے میں [illegible]

"پولیس میرے تعاقب میں ہے"

"اوہو" پروین نے لاپرواہی سے کہا "تو تم میرے لئے مصیبت ہو گے"

"میں اس وقت تک یہاں ٹھہروں گا جب تک کہ وہ یہاں سے چلے نہ جائیں"

"ہوں!" پروین اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی "تم اس وقت تک یہاں ٹھہر سکتے ہو۔ مگر بیٹھ جاؤ"

عمران نے پستول اس کی کنپٹی پر سے ہٹا لیا۔ وہ بڑی لاپرواہی سے چلتی ہوئی اپنے [illegible] پر جا بیٹھی اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے بولی "بیٹھ جاؤ"

عمران ریوالور کا رخ اس کی طرف کئے ہوئے بیٹھ گیا۔

"ریوالور مجھے واپس کر دو"

"نہیں" عمران غرایا

"مقصد یہ ہے کہ اگر میں شور بھی مچاؤں تو تم مجھے گولی نہیں مارو گے"

"چلا کر دیکھو"

"ہو سکتا ہے کہ تم بہت چالاک ہو" پروین مسکرائی "لیکن ایک عورت کے معاملے میں بے بس ہو"

عمران ہکلایا لیکن بوکھلاہٹ چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دی۔

"میں یہ بھی جانتی ہوں" پروین چند لمحے خاموش رہ کر آہستہ سے بولی "تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟"

"جانتی ہو! ہا۔۔ ہا۔۔" عمران نے احمقوں کی طرح قہقہہ لگایا

"تم نے اس دن میرے پرس میں پستول دیکھا تھا مجھے یقین ہے کہ یہی بات ہے اور اب تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میں ایک شریف لڑکی پستول کیوں لئے پھرتی ہوں؟"

"یہی بات ہے" عمران مسکرایا

"لیکن تمہیں یہ معلوم کر کے مایوسی ہوگی کہ میرے پاس اس پستول کا لائسنس ہے"

"ضرور ہوگا" عمران نے اس کی بات تسلیم کر لی

"پھر تم یہاں اس بھیس میں کیوں آئے ہو؟"

"محض یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تم کتنی حسین ہو"

"اب جاؤ" پروین دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولی "ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گی"

"ہوں۔۔ یہ بات کی ہے گویا میں نے اتنی محنت اس طرح واپس چلے جانے کے لئے کی ہے"

"[illegible] نہیں ہوں" تھوڑی دیر بعد اس نے کہا

"تو تم کیا چاہتے ہو؟"

"حقیقتاً میں تمہیں بری طرح چاہتا ہوں" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "یہ دوسری بات ہے کہ [illegible] ہے جب تک تم شراب کا [illegible] ... کا [illegible] پوسٹ کارڈ [illegible] پھر غلط ہو گیا"

"مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش نہ کرو" پروین نے خشک لہجے میں کہا "[illegible] صاحب مجھے تمہارے متعلق سب کچھ بتا چکے ہیں۔ تم بیوقوف بن کر دوسروں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کرتے ہو"

عمران نے دل ہی دل میں [illegible] کو دو چار گالیاں دے کر انہیں [illegible] سے ضرب دے دی

"[illegible] روح کو تسکین [illegible]" پروین نے کہا "اگر تم میری [illegible] تو [illegible] چٹکی میں تبدیل کر دیتا مگر یہ تمہاری تقدیر کی خرابی ہے کہ تم [illegible] جیسے احمق کے حصے میں آئی ہو"

"اب میں عنقریب ایک ملازم بھی رکھوں گی"

"کیا؟" عمران نے چونک کر پوچھا

"تاکہ تم جیسے شریف آدمیوں کو باہر ہی سے [illegible] معلوم ہونے میں کوئی دشواری نہ پیش آئے"

"کیا تم مجھے اس پہتوں کا نسخہ دکھا سکتی ہو؟" عمران نے کہا۔

"نہیں!" پروین نے [illegible] لہجے میں کہا "لیکن [illegible] عمران کی [illegible] پولیس کو شوق سے [illegible] سکتے ہو۔"

"مگر یہ سوال [illegible]" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"شاید اس نے تمہارے ہی خواب دیکھے تھے [illegible] اب تک کوئی [illegible] علاوہ [illegible]

اس بات کا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ پروین توقف سے [illegible] چاہتی ہے [illegible]

واقعہ کا سبب اپنے پہتوں کو سمجھتی ہے۔

عمران خاموشی سے [illegible] پروین بھی خاموش تھی [illegible] سوچ رہی ہو گی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "اچھا اگر یہ [illegible] میں سے [illegible]

[illegible]"

"میں تمہاری طرف رخ بھی نہ کروں گا" عمران اپنے [illegible] بولا

"کیوں؟"

"جو عورتیں بھی [illegible] ہوں [illegible]

[illegible] ہے۔"

"بکواس مت کرو!" پروین [illegible] میں مسکرائی۔

"کس میں [illegible] کہ مجھے اس [illegible] کے بارے میں مطمئن کرو۔"

پروین تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر اٹھی

[illegible] سوٹ کیس کھولا۔

چند لمحے کپڑوں میں ٹٹولتی رہی۔ پھر ایک لفافہ نکال کر عمران کے قریب آئی۔

"یہ رہا نسخہ۔" اس نے کہا "میرے باپ کو [illegible] جنگ عظیم میں [illegible] صحت

کے سلسلے میں چند معلومات ملی تھیں ان میں سے پہتوں کا نسخہ بھی ہے [illegible]

دوسرے کی طرف منتقل بھی ہو سکتا ہے۔"

عمران نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے کر نسخہ نکالا [illegible]

کرتا ہوا بولا

"[illegible] ہے؟"

"[illegible]" پروین نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"[illegible]" عمران نے سر ہلایا "میں نے تمہارے پرس میں دیکھا [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible]"

"[illegible] ہے۔"

"مجھے افسوس ہے۔"

"[illegible] تمہیں [illegible] ہوئی تھی اور اس وقت اس [illegible]

[illegible]"

"[illegible] سوال ہیں" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ مجھے

[illegible] اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہاری حقیقت معلوم کرنا چاہتا

[illegible]"

"[illegible] مطلب نہیں سمجھی" پروین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

[illegible] تم یہاں سے واقف نہیں [illegible] تمہیں بھی

[illegible]"

[illegible] ملازمت

[illegible]

"[illegible] نہیں [illegible] رہی ہے۔"

"[illegible] یہ ضروری نہیں۔"

"تمہیں [illegible] تم نہیں سمجھ سکیں [illegible] تمہیں [illegible]

[illegible] لے گا۔ وہ سب [illegible] جیب سے ادا کرتا ہے۔"

"[illegible]" پروین کے لہجے میں حیرت تھی۔

[illegible] اندازہ لگایا کہ وہ حیرت حقیقی نہیں بلکہ مصنوعی ہے!

[illegible] تمہیں [illegible] دوسرے شعبے میں جھونک دے گا۔ [illegible]

کر سکو گی؟"

"لیکن تمہیں کچلی منگو سے ہمدردی کیوں نہیں تھی؟"

"تم کیا جانو کہ کیسی تھی [illegible] میں نے اس کے ساتھ بھی اپنا بہت سا قیمتی وقت برباد کیا تھا۔ مگر اتفاق سے وہ بھی تمہاری طرح ضدی اور نا سمجھ تھی۔"

پروین کچھ سوچنے لگی۔ آہستہ آہستہ اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر شدید ترین غصے کی ساری علامتیں اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگیں اور اس نے دانت پیس کر کہا۔

"اگر یہ حقیقت ہے تو میں خود بھگتوا دوں گی ریاض صاحب کو!"

"تم اس کا کیا کرو گی؟" عمران ہنس پڑا۔

"اس کا جواب تو وقت ہی دے گا [illegible] وہ کوئی اور رہی ہوں گی جو چپ چاپ [illegible] ہو گئیں۔ میرے ساتھ تو اس قسم کی دھوکے بازی کر کے ریاض صاحب خسارے میں رہیں گے۔"

"تم کچھ نہ کر سکو گی۔ وہ بہت بڑا آدمی ہے۔"

"خیر تم مجھے خوامخواہ غصہ نہ دلاؤ [illegible] تم دیکھو گے کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔"

"صبر کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکو گی [illegible] خیر [illegible] اس مسئلے پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ ایک دن تم خود ہی محسوس کرو گی کہ میں غلطی پر نہیں تھا۔"

"تم یہیں چل کر کیوں آئے تھے؟"

"ہاں اس مسئلے پر تین گھنٹے تقریر کر سکتا ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "سب سے پہلے تم اپنے متعلق کچھ سوچو۔ میں نے تمہیں پہلے پہل دیکھا اور [illegible] جانے کیا [illegible] بھئی کہ [illegible] ہو گیا [illegible] بات دراصل یہ ہے کہ [illegible] عمران نے شرما کر سر جھکا لیا [illegible] تھوڑی دیر بعد بولا۔ "یعنی [illegible] عمران [illegible] پھر [illegible] شپ شپ [illegible] ہاں تو جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم بھی کسی ملازمت میں یہاں سے بیاہ ہی نکلی تھیں تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ میں سمجھا شاید تمہیں ریاض سے محبت ہو گئی ہے [illegible] کیا کہتے ہیں [illegible] بھئی کہ [illegible] دل [illegible] ہاں [illegible] پھر میں نے تمہارے پرس میں پستول دیکھا اور میری غلط فہمی دور ہو گئی۔ میرا خیال تھا کہ تم اسی [illegible]

[illegible] سے تعلق رکھتی ہو اور ریاض کی [illegible] میں ہم کو کسی خاص غرض سے [illegible] رہی ہے مگر میں بالکل [illegible] نہ ہو سکا [illegible] کیا خیال ہے؟"

پروین تھوڑی دیر تک اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔

"تو فرض کرو میں کسی جرائم پیشہ گروہ سے تعلق رکھتی ہوں [illegible] تو تم کیا کرو گے؟"

"آہا [illegible] میرا تعلق پولیس سے چلتا ہے [illegible] میں بڑے بڑے جرائم پیشہ لوگوں کو جیل بھیج چکا ہوں [illegible] کیا ریاض نے تمہیں میرے متعلق کچھ نہیں بتایا؟"

"یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی ریاض صاحب نے آپ کو چھوٹ دے رکھی ہے؟"

"مجبوری ہے پیاری [illegible] بس یہ سمجھ لو کہ میں اسے بھی بلیک میل کر رہا ہوں [illegible] کیا تم سمجھ سکتی ہو کہ قانون کے محافظوں سے جرائم سرزد نہیں ہوتے [illegible] ریاض کے چند جرائم سے میں [illegible] صرف واقف ہوں بلکہ ثبوت بھی بہم پہنچا سکتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ریاض صاحب میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔"

"بہت خطرناک آدمی ہو۔" پروین آہستہ سے بولی۔ "کسی دن کوئی [illegible] تمہیں گولی مار دے گا۔"

"بچپن سے یہی سنتا چلا آ رہا ہوں [illegible] لیکن ابھی تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا [illegible] یہ لو اپنا پستول سنبھالو۔"

عمران نے پستول اس کی طرف اچھال دیا اور پھر مسکرا کر بولا۔ "اسے بھرپور حالت میں رکھو [illegible] یہ جسم کے کسی حصے پر پڑ جائے تو پانچ ہزار کا چیک اسی وقت مجھ سے لے لو۔"

پروین ہنسنے لگی اور پھر بولی۔ "تم چاہتے ہو کہ میں [illegible] کر سکوں گی۔"

"تم غلطی پر ہو۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں جیل سے بھاگے ہوئے کسی [illegible] سے بلیک میل [illegible] ہوں [illegible] میری موت کے بعد [illegible] جان دے کر [illegible] تعلق [illegible] میں نے تم پر [illegible] حملہ کیا تھا۔"

پروین نے اس کا یہ جملہ [illegible] حیرت سے سنا [illegible] اس بار حیرت ظاہر کرنے کا [illegible] نہیں تھا۔

"کچھ [illegible] ہو جاؤ۔"

پروین پھر ہنس پڑی اور بولی

"فرض کرو [illegible] ہم پر ایک بھی گولی نہ چلی [illegible] [illegible] [illegible]
پھر ہم [illegible] ایک معقول بیوی کی حیثیت سے تمہاری خدمت [illegible]"

"تم واقعی بہت [illegible] ہو" عمران نے حیرت سے کہا۔ "میں نے اس سے پہلے
سوچا ہی نہیں تھا [illegible] میں تمہیں [illegible] [illegible] دیتا ہوں۔"

عمران نے [illegible] [illegible] ایک عجیب، مسخ [illegible] اور [illegible] سے
کی طرف بڑھتا ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]"

پروین [illegible] [illegible] گی لیکن [illegible] [illegible] [illegible]
عمران کی [illegible] [illegible] کی۔

"کیا اس [illegible] حس ہے تمہارے [illegible]" اس نے پوچھا۔

"نہیں مجھے [illegible] حس کہاں سے ملا؟"

"اس کے باوجود بھی تم خود کو ایک شریف شہری سمجھتے ہو؟"

"جو لوگ مجھے نہیں جانتے وہ یہی سمجھتے ہیں۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا اب [illegible] [illegible] کہ چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ۔"

"تم مجھ پر فائر نہیں کرو گی؟"

"نہیں۔"

"[illegible] جب [illegible] تو پھر [illegible] سے یاد [illegible]"

"دیکھو گے میری ہمت؟"

"کیا دکھاؤ گی؟" عمران [illegible] [illegible] بولا

"اچھا تو تیار ہو جاؤ۔ میں فائر [illegible] [illegible] اس کا [illegible] [illegible]"
اس نے [illegible] [illegible] پر رکھے ہوئے [illegible] [illegible] [illegible]

"تیار" [illegible] عمران کی طرف [illegible] [illegible]

[illegible] عمران کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] عمران [illegible] [illegible] تھا اس کے [illegible] پر لگے
[illegible] [illegible] تھے

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا

[illegible] عمران [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] بولا

"[illegible] [illegible]" پروین [illegible] [illegible] تھی۔ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ظاہری حالت میں کوئی تبدیلی [illegible] نہیں ہوئی تھی۔

"[illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] ہاں؟"

[illegible] [illegible] [illegible] گی [illegible] عمران [illegible] [illegible] "ان صلاحیتوں کے
[illegible] [illegible] کام نہیں کر سکتے [illegible] [illegible] کر رہے ہو"

[illegible] [illegible]" عمران [illegible] "تم بھی شریف آدمیوں کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رہی ہے"

"[illegible] نہیں [illegible] اس میں بھی [illegible] [illegible] [illegible] جاتے ہیں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے"
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] ہے"

"[illegible] [illegible] [illegible] غلطی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] تھی"

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

"[illegible] [illegible]" عمران [illegible] [illegible] [illegible]

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

"وقت برباد کرنے سے کیا فائدہ" عمران نے [illegible] انداز میں کہا۔ "میں تمہیں [illegible] کے لئے آیا تھا وہ نہیں ہو سکا۔ میں سمجھا تھا کہ تم اپنے مطلب کی ہو لیکن تم بھی شریف ہی نکلیں۔"

"تو کیا میں شریف نہیں ہوں؟"

"کیسے عرض کروں۔ [illegible] عرض کرتے رہنے سے مجھے [illegible] ہے۔"

"اچھو! بچو! کیا تم مجھے یہ فن سکھا دو گے؟"

"کون سا فن؟"

"کسی کو یوں ہی اس طرح نچانا" پروین بولی۔ "میں نے اس کے متعلق صرف سنا تھا۔"

"کہاں سنا تھا؟ یہ فن عام نہیں ہے۔"

"ایک بین الاقوامی مجرم سنگ ہی اس کا ماہر تھا۔"

"بس تو یقین کرو کہ سنگ ہی کے بعد عمران ہی رہ جاتا ہے۔ تیسرا کوئی شاید ہی ملے۔ یہ فن میں نے اسی دوغلے چینی سے سیکھا تھا۔"

"کب؟ کہاں؟"

"لندن میں۔ وہاں جعفری نام کا ایک مشہور [illegible] سے ہو گئی تھی۔ سنگ ہی بھی ان دنوں لندن میں مقیم تھا۔ میں نے سنگ ہی [illegible] کو [illegible] سیدھا کر دیا۔"

"کیوں جھک مار رہے ہو۔ سنگ ہی وہ آدمی تھا جس نے کرنل فریدی جیسے آدمی کو [illegible] دیا تھا۔"

"میں وہ آدمی ہوں جس نے سنگ ہی جیسے سنگ دل آدمی سے یہ مشکل فن حاصل کیا تھا۔ اپنے کرنل فریدی سے بہت زیادہ [illegible] معلوم ہوتی ہو۔"

"یقیناً کرنل فریدی کی ذہانت کو کون چیلنج کر سکتا ہے۔"

"ارے جاؤ! ادھر دیکھو! میرا نام عمران ہے۔ میرے سامنے اگر کبھی [illegible] حضرت تو نہیں، تم آرام کرنے کے لئے [illegible] چھٹی بھی [illegible] پڑے گی۔"

"کیا تم کرنل فریدی سے زیادہ ہو؟" پروین نے [illegible] سامنے آکر پوچھا۔

"[illegible] کے متعلق میں نہیں جانتا لیکن مجھے اپنی صلاحیتوں پر اتنا اعتماد ہے کہ کرنل فریدی کی ساری ذہانت دھری رہ جائے۔ سنگ ہی کو بھی [illegible] میں [illegible] جس نے کرنل فریدی کو [illegible] کر دیا تھا۔"

"یہ غرور ہے تمہیں اپنی صلاحیتوں پر!"

"اب مجھے [illegible] میں جا رہا ہوں" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "[illegible]"

"ہاں جاؤ!" پروین مسکرائی۔

"مصیبت میں پھنس جاؤ تو اس کا لائسنس تمہارے لائسنس سے مختلف ہو گا۔"

"تمہارے پاس کون سا لائسنس ہے؟"

"مگر میں کوئی شریف آدمی نہیں ہوں۔"

پروین نے [illegible] اس کی طرف بڑھاتے ہوئے آہستہ سے بولی۔

"[illegible] رہیں گے۔"

"اس طرح ملنے جانے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہوتا" عمران نے کہا اور [illegible] تیز قدموں سے چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

○

دوسری صبح عمران نے سب سے پہلے جو کام [illegible] کے [illegible] کی [illegible] [illegible]

"[illegible] مجھ سے ایک غلطی ہو گئی جناب!" [illegible] نے [illegible] لہجے میں کہا

"کیا ہوا؟"

"آپ نے کہا تھا کہ میں کیپٹن جعفری کو [illegible] سے ہٹا دوں۔ لیکن میں بھول گیا [illegible] کیپٹن جعفری کی رپورٹ آپ کے لئے [illegible] ہو گی۔"

"کیا مطلب ہے؟"

"پروین نے بتایا ہے کہ پچھلے فلیٹ کا قفل کھولا تھا۔ وہ تنہا نہیں تھی اس کے ساتھ ایک لمبے قد کا آدمی بھی تھا۔ جس کی شکل نہیں دیکھی جا سکی۔ پروگرام کے مطابق ایک بجے سارجنٹ ناشاد نے کیپٹن جعفری کی جگہ لے لی۔ سارجنٹ ناشاد کا بیان ہے کہ تقریباً دو بجے ایک مجہول سا آدمی پروین کے فلیٹ کے دروازے کا شیشہ توڑ کر اندر داخل ہوا تھا۔ [illegible] جب وہ فلیٹ سے باہر نکلا تو اندر کا کمرہ روشن نظر آرہا تھا۔"

"لمبے آدمی کے متعلق کیا رپورٹ ہے جو پروین کے ساتھ آیا تھا؟" عمران نے پوچھا۔

"اس نے ساری رات فلیٹ میں گزاری تھی اور صبح پانچ بجے وہاں سے نکلا تھا۔"

"ناشاد نے اس کا تعاقب کیا تھا؟"

"تعاقب تو کیا تھا لیکن کہیں کھو گیا۔ آپ کی ہدایات صرف نگرانی کی تھیں۔"

"اپنی عقل بھی استعمال کرنی چاہیے۔" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ناشاد سے غلطی ہوئی مگر وہ تنہا تھا وہاں سے دو آدمی نکلے تھے۔"

"خیر۔ [illegible] کی نگرانی جاری رکھو لیکن وہاں کم از کم تین آدمی ہوں۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ وہ اس لمبے آدمی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جعفری اور ناشاد کی رپورٹوں کا یہ مطلب تھا کہ وہ لمبا آدمی اس وقت بھی فلیٹ ہی میں موجود تھا جب [illegible] نے پروین کو [illegible] کے خلاف [illegible] کمرے میں بیہوش دیکھا تھا۔

وہ لمبے آدمی کے متعلق سوچتا رہا جس کی شکل نہ جعفری دیکھ پایا تھا نہ سارجنٹ ناشاد۔ مگر وہ آدمی مجہول وضع والا نہیں ہو سکتا تھا۔ وہی مشتبہ آدمی جس کے ساتھ پروین کو دیکھ کر عمران اس کے پیچھے لگ گیا تھا۔

وہ سوچتا رہا مگر کسی نتیجے تک نہ پہنچ سکا۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے [illegible]

"وہ کیپٹن فیاض ہے۔"

پھر عمران [illegible] لہجے میں بولا۔

"عمران فوراً رینگل لاج پہنچو! پروین قتل کر دی گئی۔ [illegible] تمہارا آنا ضروری ہے میں انتظار کر رہا ہوں۔"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ عمران نے بہت برا سا منہ بنایا۔ پہلا سوال ذہن میں یہی آیا کہ [illegible] ہو رہی تھی۔

اس نے بڑی تیزی سے لباس تبدیل کیا پھر گیراج سے کار نکالی اور رینگل لاج کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسے پھر وہ عجیب طرح کی الجھن میں مبتلا تھا۔ اس میں اس کی چھٹی حس کو بھی دخل تھا۔ رینگل لاج کے سامنے پہنچ کر اس نے کار روک دی لیکن وہاں سے کسی غیر فطری بات کا احساس ہوا۔ وہ عمارت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی کہ رینگل لاج کے قرب و جوار کے حالات معمول پر تھے۔ کہیں بھی کوئی پولیس مین نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے [illegible] سامنے سے فیاض کی کار آتی دکھائی دی [illegible] کے پیچھے پولیس کار تھی۔

عمران نے اپنی کار روک دی۔ پھر اس نے سوچا۔ یقیناً وہ کسی چال میں پھنسنے والا ہے۔ [illegible] کیپٹن فیاض نے فون پر بتایا تھا کہ وہ رینگل لاج میں موجود ہے۔ فیاض کار سے اتر کر اس کی طرف بڑھتا ہوا بولا "کیا بات ہے؟"

"بات یہی تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔" عمران نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "مجھ سے کہا گیا کہ تم رینگل لاج میں موجود ہو اور خود آپ تشریف لا رہے ہیں۔"

"کس نے؟ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ ابھی ابھی کسی نامعلوم آدمی نے فون پر مجھے بتایا تھا کہ پروین اپنے فلیٹ میں قتل کر دی گئی۔"

"لیکن مجھ سے کیپٹن فیاض نے کہا تھا کہ میں رینگل لاج میں موجود ہوں۔ پروین قتل کر دی گئی ہے اور آؤ۔"

"تو اس فلیٹ میں گئے تھے؟" فیاض نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے جب یہاں پولیس کی گاڑی نہیں دیکھی تو سمجھا شاید کسی نے مذاق کیا ہے۔ [illegible] دونوں چلو تمہارا [illegible]"

"اچھا تم یہیں ٹھہرو۔ میں اوپر جا رہا ہوں۔ میری واپسی تک تمہیں یہیں ٹھہرنا پڑے گا۔"

جاوید نے گلی کے موڑ سے انسپکٹر کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔

عمران اپنی کار سوزوکی چلا رہا تھا جیسے ہی جاوید عمران سے اوجھل ہوا وہ نکل بھاگا۔ دوسری کار میں بیٹھے ہوئے کانسٹیبلوں سے ان کی گفتگو نہیں ہو سکی تھی ورنہ شاید عمران اتنی آسانی سے گلو خلاصی حاصل نہ کر سکتا۔

دراصل جاوید اپنی کار وہاں سے لے جا رہا تھا

اس نے بھاگ نکلنے کا فیصلہ بڑی جلدی میں کیا تھا

اسے یقین تھا کہ پروین قتل کر دی گئی ہے۔ اسی لئے وہ بھاگ نکلا۔ وہ جانتا تھا کہ جس نے بھی اسے قتل کیا ہے وہ اس سلسلے میں اسے پھنسانا چاہتا ہے۔ ورنہ جاوید کی طرف سے فون کیوں کیا جاتا۔ اور جاوید کو کسی گمنام آدمی کی طرف سے فون کیوں موصول ہوا؟ عمران سوچ رہا تھا کہ وہ یقیناً پھنس جائے گا کیونکہ وہاں کی ایک کرسی پر اس کی انگلیوں کے نشانات مل گئے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ پروین کے ہاتھوں پر بھی اسی کی انگلیوں کے نشانات مل جائیں۔ یقیناً ملے ہوں گے۔ کیونکہ کسی نشانات کی بنا پر کسی نامعلوم آدمی نے اسے پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ پروین کے فلیٹ کے نشانات یقیناً پولیس اٹھا چکی ہوگی۔ کیونکہ کرسیوں کے علاوہ نشانات دیواروں پر بھی ملیں گے

لیکن اسے پھر پروین کا پستول یاد آیا۔ وہ سوچنے لگا ہو سکتا ہے کہ وہ اسی پستول سے قتل کی گئی ہو اور اسی پستول پر خود اس کی انگلیوں کے نشانات پائے جائیں گے۔

عمران بے تحاشا کار چلا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حیثیت بالکل مجرموں کی سی تھی۔ چونکہ وہ [illegible] حیثیت [illegible] منظر عام پر نہیں آ سکتا تھا۔

گھر پہنچ کر اس نے جلدی میں دو [illegible] [illegible] جس کے [illegible] [illegible] [illegible] اسکرٹ [illegible] جس سے وہ اکثر [illegible] ہاتھوں سے گفتگو کیا کرتا تھا [illegible] تیزی سے [illegible] اس صندوق میں ڈالا جس میں سیف لاک کا سامان رہتا تھا وہ صندوق [illegible] ہوئے تھے۔

صرف چار منٹ کے اندر ہی اندر اس کی کار پھر سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ لیکن جلد ہی

پھر وہ شہر کے راستے کی طرف ہو گیا

○

[illegible] ٹھیک سات بجے شام کو عمران کے باپ رحمان صاحب کی کوٹھی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے سے فکر کے آثار تھے

نوکر اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر اطلاع دینے کے لئے اندر چلا گیا

رحمان صاحب جلدی آ گئے۔ فیاض انہیں دیکھ کر اٹھنا چاہا

"بیٹھو بیٹھو کیا خبر ہے؟" رحمان صاحب نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

"کیا عرض کروں بڑی الجھن میں ہوں۔ آخر مجھے کیا کرنا چاہئے!"

"کیا بات ہے؟"

"مقتولہ کے کمرے میں ایک کرسی پر عمران کی انگلیوں کے کئی نشانات ملے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک نشان مقتولہ کے ہاتھوں پر بھی ہے۔ اس پستول پر جس سے وہ قتل کی گئی ہے پستول اسی کا تھا وہ اس کا لائسنس رکھتی تھی۔ مجھے پہلے سے بھی اس کا علم تھا کہ [illegible] بڑا نازک معاملہ ہے۔ اب آپ فرمایئے کہ میں کیا کروں؟"

"تم یہ بتاؤ [illegible] جو تم مناسب سمجھو [illegible] اگر عمران گرفت میں آتا ہے تو میں اس کی سفارش نہیں کروں گا۔"

"[illegible] صاحب [illegible] سے اور اس کے تعلقات [illegible] میں کیسے گوارا کروں گا۔ بہتر ہے کہ آپ [illegible] کے [illegible] لیں۔"

"[illegible] میں تمہیں معطل کر سکتا ہوں!" رحمان صاحب نے غصیلی آواز میں کہا "تم [illegible] سے پیچھے ہٹ رہے ہو [illegible] اگر عمران مجرم ہے تو وہ [illegible] رحمان کا بیٹا ہو سکتا ہے [illegible] [illegible] مجھے"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور رحمان صاحب نے اٹھ کر ریسیور اٹھا لیا

"[illegible] [illegible] ہے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اوہ عمران تم کہاں سے بول رہے ہو؟"

"میں اس کی اطلاع فوراً ہی رحمان صاحب کو [illegible]" [illegible] ریسیور [illegible]

"یہاں بھی [illegible] قتل ہے" رحمان صاحب نے [illegible] آخر میں کہا

"پھر بھلا بتائیے کہ میں کیوں نہ [illegible] ہوں" عمران کے لہجے میں [illegible] تھی

"شٹ اپ [illegible] [illegible]" رحمان صاحب نے چیخ کر کہا اور ریسیور [illegible] طرف بڑھا دیا۔

"یہ [illegible]" فیاض گلا صاف کرتا ہوا بولا

"فیاض" عمران نے دوسری طرف سے کہا۔ "یہ قتل تقریباً پانچ بجے [illegible] اور اس وقت میں [illegible] فلیٹ میں [illegible] [illegible] بجے تھیں"

"تم کہاں سے بول رہے ہو؟"

"کل [illegible] تم فلیٹ میں کسی تیسرے آدمی کی موجودگی کے امکانات پر کیوں نہیں [illegible] میری انگلیوں کے نشانات کو بھول جاؤ۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ [illegible] کے دستے پر میری انگلیوں کے نشانات ملے ہوں گے۔ مگر یہ تو سوچو کہ [illegible] مجھ سے بھی غلطی سرزد ہو سکتی ہے [illegible] کیوں؟"

"مگر تمہاری انگلیوں کے نشانات کیوں؟"

"میں دو بجے سے تین بجے تک اس کے فلیٹ میں رہا ہوں اور [illegible] چھوڑ [illegible] تھا۔"

"تم وہاں گئے کیوں تھے؟"

"[illegible] قتل کرنے [illegible] اگر میں وہاں نہ جاتا تو وہ قتل نہ کی جاتی۔"

"یعنی؟"

"وہ جن لوگوں کے لئے کام کر رہی تھی۔ انہیں شاید اس کا علم ہو گیا ہے۔ میں [illegible] اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"تم نے اسے قتل کیا؟" فیاض بولا۔

"کیا بھنگ کھا گئے ہو تم شاید" عمران نے دوسری طرف سے کہا۔ "بھلا میں اسے کیوں [illegible]

[illegible] ہے۔"

چونکہ رحمان صاحب [illegible]" [illegible] میں [illegible] میں دوسری طرف [illegible]

[illegible] معلوم [illegible] کہ یہ کہاں سے بول رہا ہے۔"

[illegible] چلے گئے۔ عمران دوسری طرف سے کہہ رہا تھا "ایک سادہ آدمی [illegible] سے [illegible] رکھتے وقت [illegible] سے زیادہ دور رہتا ہے۔ اس وجہ سے [illegible] خرابی محسوس ہوتی ہے۔"

"وہ کہاں ہے؟"

"تمہارے [illegible] بھائی کی سسرال میں" عمران جلدی سے بولا۔

"بکواس مت کرو عمران، ذرا عقل کی بات کرو۔"

"[illegible] بہت بے تکلفی سے گفتگو کر رہے ہو۔ یہ والد صاحب قبلہ کمرے سے تشریف [illegible] میں بھی کتنا احمق ہوں [illegible] تشریف لے گئے ہوں گے۔ [illegible] میں یہاں سے بول رہا ہوں۔ سو فیاض ڈارلنگ [illegible] پبلک [illegible] سے بول رہا ہوں۔ [illegible] صاحب سے کہہ دینا کہ [illegible] کے بعد [illegible] ہو گئی ہیں [illegible] ہاں [illegible]"

[illegible] تم [illegible] "فیاض بھلا [illegible] رہ گیا اور دوسری طرف [illegible] کر دیا گیا

[illegible] رحمان صاحب نے [illegible] "پبلک بوتھ [illegible] [illegible] [illegible] میں نے [illegible] [illegible] سے روکے رکھا۔"

"جناب عالی میں کیا عرض کروں؟"

"[illegible] تم سے تنگ آ گیا ہوں [illegible] اور [illegible] دار [illegible] تمہیں [illegible] چاہئے۔"

[illegible] سمجھ [illegible] سے [illegible] میں کہہ

[illegible]"

[illegible] بولا۔ عثمان صاحب خفا ہو گئے ہیں۔ "کیا آپ اس عہدے سے [illegible]
[illegible] ہو سکتے کیوں نہیں؟"

"میں نے دوسرے ہی دن کوشش کی تھی۔ باتوں میں بتایا تھا جس کے بعد خیال میں فوراً [illegible] ہو گیا۔ بس اسی وہ خفا ہو گئے کہنے لگے والد صاحب کی سب تعریف سنتے ہیں تو بے تکلفی سے گفتگو کر رہے ہو۔ ضرور تعریف سے کہتے ہوں گے تاکہ [illegible] رکھیں کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں۔ پھر اس نے بتایا کہ وہ پہلے ہو تو [illegible] ہے اب آپ ہی کہہ رہے [illegible] سی ذرا سی بات پر وہ خفا ہو گئے۔"

عثمان صاحب کچھ نہیں بولے۔ چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر انہوں نے کہا "میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن ان کے اندر [illegible] سے [illegible]"

"میں انتہائی کوشش کروں گا صاحب!"

"تمہیں اور کچھ کہنا ہے؟"

"جی نہیں!" وہ اس انداز سے بولا "اب اجازت دیجئے!"

◆

ٹھیک سب کے باوجود بھی آدمی اپنی آنکھوں کی بناوٹ اور چہرے کے انداز سے پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن عمران کو آنکھوں کی خاص فکر تھی۔ اس کے لئے اس نے تاریک شیشوں کی عینک استعمال کی تھی۔ رہ گئی چال۔ اس کا بدل دینا عمران کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جسم کے کن حصوں پر کتنی طاقت صرف کرنے سے چال بدل جاتی ہے۔ لہٰذا چال سے پہچان لیا جانا آسان کام نہیں تھا۔

اسے اس لئے آدمی کی فکر تھی جو چلتے وقت داہنی ٹانگ زیادہ زور سے رکھتا۔ [illegible] جس کی وجہ سے چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ کا احساس ہوتا تھا۔ سارجنٹ [illegible] کی رپورٹ کے مطابق ایسا ہی ایک آدمی پرنس کی قیام گاہ سے نکلا تھا اور اس آدمی کے متعلق بھی یہی رپورٹ [illegible]

میں [illegible] جو کرنل ریڈی کی جگہ ملٹری سیکرٹ کے آفس میں کام کرتا رہا تھا۔ خود کرنل ریڈی کے متعلق عمران نے [illegible] سے بڑی معلومات حاصل کی تھیں۔ کرنل ریڈی لمبے قد کا آدمی [illegible] کی چال میں لنگڑاہٹ نہیں تھی۔ عمران نے سوچا کہیں [illegible] اب وہ مکان میں قسمت آزمائی کی جائے۔ لیکن پھر اسے خود کی بیہوشی والا واقعہ یاد آ گیا [illegible] وہاں رات رہنا پڑا [illegible] مکان میں ان لوگوں کا پتہ [illegible] رہا ہے گا۔

پھر کیا ہو؟

یہ پیچیدہ مسئلہ تھا کیونکہ فی الحال کوئی مشتبہ آدمی بھی اس کی نظر میں نہیں تھا! پیچیدہ حالات میں [illegible] ہو جاتا ہے۔ عمران نے نتائج اخذ [illegible] اسی مقصد کے حصول کے لئے تخیل کا سہارا لینے لگا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ اس سے بھی کام نہیں چلے گا۔

[illegible] اس وقت بھی اس لنگڑے آدمی کی تلاش میں تھے مگر ابھی تک کہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔

[illegible] کرنل ریڈی کے خلاف اب تک دو جرم ثابت ہو چکے تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ کرنل ریڈی [illegible] اب تک ملٹری سیکرٹ کے آفس میں کام کرتا رہا تھا۔ دوسرا یہ کہ پرنس کا قاتل وہی تھا [illegible] کے ماہرین [illegible] تصدیق کر چکے تھے۔ پرنس کے [illegible] کے دروازے کے ہینڈل پر پائے جانے والے انگلیوں کے نشانات اور ملٹری سیکرٹ [illegible] کے کاغذوں پر ملے ہوئے نشانات میں کوئی فرق نہیں تھا۔

عمران نے ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے [illegible] رپورٹ حاصل کی [illegible] طرف سے [illegible] رہی تھی "ابھی تک [illegible] کا سراغ نہیں مل سکا ہے جو چلتے وقت داہنے پیر پر زور دیتا ہے اور چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ وہ کرنل [illegible] دفتر میں کام [illegible] یہ کرنل ایک ریٹائرڈ فوجی ہے۔ پچھلے پانچ سال سے [illegible] اور

امپورٹ کرتا ہے۔ غیر ملکی مشن میں اس کا آدمی ہے اور کوئی [illegible] مشتبہ نہیں ہے

پھر وہ مشتبہ نہ ہو۔"

"سب سے پہلے اسے کس نے دیکھا؟" عمران نے پوچھا

"لیفٹیننٹ جلادر نے۔"

"پھر تم نے بھی اسے دیکھا؟"

"نہیں [illegible] نے بھی جلادر کی اطلاع پر [illegible] یہ حقیقت ہے کہ وہ [illegible] آدمی سے سو فیصدی مشابہ ہے۔"

"جلادر نے کس جگہ اسے دیکھا تھا؟"

"ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا [illegible] اس سے متعلق تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"

"تم [illegible] سے کیا کام لے رہی ہو؟"

"کچھ بھی نہیں وہ تو [illegible] میرا خیال ہے [illegible] کی نظر میں آ گیا ہے۔ [illegible] میں نے یہی مناسب سمجھا [illegible] اب اس سے دور رہا جائے۔"

"تم واقعی بہت ذہین ہو جولیا۔" عمران نے کہا۔

"شکریہ لیکن میں ان تعریفوں سے خوش نہیں ہوتی۔"

"کیوں؟"

"اب مجھے کسی حالت میں خوشی ہو گی جب آپ میرے قریب بیٹھ کر میری ذہانت کی تعریف کریں گے۔"

"ایسا شاید کبھی نہ ہو سکے۔"

"اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں خود ہی آپ کو ڈھونڈ نکالوں۔"

"کھلی ہوئی اجازت ہے۔" عمران نے کہا

"شکریہ۔ میں کوشش کروں گی۔"

"ابھی کتنا [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کام کرتا ہے۔"

"بہرحال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جناب! میرا خیال ہے کہ آپ بھی اس بے آدمی کو [illegible] مجھ سے غلطی ہوئی ہو۔"

"ہوں۔" عمران بڑبڑاتی ہوئی آواز میں [illegible] "اس طرح تم مجھے ڈھونڈ نکالو گی۔ ابھی جو شخص بھی [illegible] نظر آ جائے [illegible] وہ سو فیصدی [illegible] نہیں؟ کیا تقدیر [illegible] ہے؟"

جولیا ہنسنے لگی اور عمران نے کہا

"نہیں [illegible] مجھے [illegible] اس وقت بھی [illegible] کے [illegible] قریب [illegible] ہے۔"

"[illegible] کیا وہاں موجود ہے؟"

"ہاں [illegible] وہ شخص بہت چالاک ہے [illegible] کہ ہم سے پہلے ہی اس [illegible] آدمی کے [illegible]"

"وہ کون ہے؟"

"ہاں۔" عمران ہنستے ہوئے بولا۔

"عمران صاحب!" جولیا نے حیرت سے کہا

"ہاں [illegible] تم [illegible] پریشان [illegible] کی گرفتاری کا وارنٹ [illegible]"

[illegible] شاید [illegible] اس کی [illegible] مجھے بڑی حیرت ہے کہ [illegible] میں [illegible] ہماری ہی لائن پر [illegible] ہے۔"

"لیکن وہ [illegible] رہ جاتا ہے اور میں فائدہ اٹھا جاتا ہوں [illegible] اس کا [illegible] سے [illegible] میرے لئے نہیں۔"

"[illegible]"

"لیکن [illegible] ہے کہ عمران کی گرفتاری [illegible] کے لئے [illegible] ممکن نہیں ہو گی [illegible]"

"مگر عمران پروین کے علیت میں کیسے داخل ہو گیا تھا کہ اپنے آدمی اسے نہیں دیکھ سکے۔"

"کیا تمہیں وہ مجہول آدمی یاد نہیں جو روشندان کا شیشہ توڑ کر عقبی حصے میں داخل ہوا ہو۔"

"کیا وہ عمران تھا؟" جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! وہ عمران تھا۔"

"پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس قتل میں اسی کا ہاتھ رہا ہے۔"

"[illegible] میں ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن [illegible] عمران کی گرفتاری سے ہم نقصان میں بھی رہ سکتے ہیں۔"

"تو کیا ہم پوشیدہ طور پر اس کی بھی حفاظت کریں۔" جولیا نے کہا۔

"ہاں اگر اس طرح سے اسے اس کا علم ہو سکے تو وہ بے چارہ ہلاکت [illegible] کے لئے بڑی محنت کر رہا ہے۔" عمران نے کہا "اچھا اب میں تقریباً [illegible] سمجھتے ہو تمہیں [illegible] اس کا [illegible] [illegible] ایک [illegible] سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس طرح [illegible] سوال ہو جائے گا [illegible] تم عمران کو [illegible] اس سے تمہارے ساتھ مل کر کام [illegible] یا تو [illegible] [illegible] ہو جائے [illegible] سکیں۔"

"جی ہاں سمجھ گئی لیکن اس کی پہچان کیا ہے؟"

"معمولی سی لمبی [illegible] آنکھوں پر [illegible] شیشوں کی عینک [illegible] کے بچے [illegible] اور خفیف سا [illegible] وہ تمہیں [illegible] سامنے [illegible] [illegible] پہچان لیں۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

○

عمران جولیا کے پہنچنے سے پہلے ہی اس ریستوران میں پہنچ گیا۔ وسیع قطعے [illegible] دراز قد [illegible] معلوم ہوتا تھا [illegible] جولیا [illegible] اس طرح عمران کی طرف [illegible]

"[illegible] جب [illegible] وہ غصے سے ہو [illegible]" اس نے جملہ پورا نہیں کیا تھا کہ عمران [illegible] بولا "بیٹھ جاؤ [illegible] بیٹھ جاؤ [illegible] تمہیں اسے کی بات سے نفرت ہے۔"

[illegible] عورتیں ہوتی ہیں [illegible] کی طرف جھک کر بولی "قطعی نہیں! کسی صورت میں نفرت کی [illegible] جب کسی جوان آدمی کو [illegible] ہو جائے۔"

"[illegible] صاحب کا مذاق اڑا رہی ہو [illegible] تم [illegible] [illegible] کرے تم بھی [illegible] [illegible]"

[illegible] میں ہو بھی ہو سکتی ہوں لیکن مجھے [illegible] ہو گئی ہو کہ میرے بھیجوں میں انتقام [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] کی [illegible] سکوں۔"

"[illegible] پاگل ہو گئی ہو" عمران نے [illegible] کہا "کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

"[illegible] میں تمہاری [illegible] بھی [illegible] تو [illegible] ہے؟"

"[illegible] [illegible] میں پچا کی [illegible] ہے۔"

"[illegible] [illegible] جولیا ہنس کر بولی" کی [illegible] ہاتھ پر ایک [illegible] کا تفصیل [illegible] رہا ہے۔ کہو [illegible] بھی تمہاری [illegible] میں شریک کروں؟"

"[illegible] ہو لوں؟"

[illegible] "جولیا نے گھورتی ہوئی بولی" تم [illegible] کو [illegible] سکتے ہو مجھے نہیں!"

[illegible] "عمران اپنے [illegible] پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

[illegible] جولیا [illegible] بولی

[illegible] "کیو [illegible] تفصیل کیا؟"

[illegible] مجھے سوچنے دو۔"

[illegible] تمہیں یہاں اپنی موجودگی کی وجہ بھی بتانی پڑے گی اور یہ بھی بتا[illegible] [illegible] میں شیشہ توڑ کر کیوں داخل ہوئے تھے؟"

"[illegible] بھی جانتی ہو؟" عمران بوکھلا کر بولا "میں تو [illegible] ہو گیا۔"

"[illegible] بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوگا" جولیا مسکرائی

"تم تو آج اس عورت کی طرح باتیں کر رہی ہو جس سے [illegible]

[illegible] تھی۔"

"اس سے [illegible] کا کیا ہے جو [illegible] ہے؟"

"ہوائی!" عمران [illegible] اور پھر [illegible] طرف [illegible]

"[illegible] کام نہیں چلے گا" جولیا نے سنجیدگی سے کہا "تمہاری [illegible] کی صورت میں

ممکن ہے کہ [illegible] کے ساتھ [illegible]۔"

"تمہارے [illegible] میرا [illegible] ہو جاتا ہے [illegible]

کیا ہے [illegible]۔"

"اچھا اس شرط پر [illegible] منظور ہے [illegible] کیپٹن [illegible]"

"کیا قصہ ہے [illegible] آخر [illegible]"

"میری بات کا جواب دو۔"

"خیال برا نہیں ہے" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "آج کل میں [illegible]

ہوں [illegible] منظور ہے [illegible] شرط پر"

"کیا شرط ہے؟"

"تمہیں میرے کہنے پر عمل کرنا پڑے گا [illegible]"

جولیا [illegible] نہیں بولی [illegible] "چلو منظور ہے۔" [illegible]

[illegible]

"میرے کہنے پر عمل کرو گی؟" عمران نے کہا

"ہاں [illegible] کہوں۔"

"اچھا [illegible] میرے [illegible] عمل کرو۔"

"کیا [illegible]؟"

"اپنے [illegible]۔"

"[illegible]"

[illegible] عمران نے سنجیدگی سے کہا [illegible]

[illegible] عمران نے [illegible] "میرے [illegible]"

[illegible] مجھے پسند نہیں [illegible]"

[illegible] گا"

"[illegible]"

[illegible] عمران [illegible] پر ایک [illegible] "مجھے [illegible]

[illegible] گی۔"

[illegible] آنکھیں حیرت سے پھیلی

ہوئی تھیں۔

[illegible] مجھے [illegible] کے دفتر میں نوکری [illegible] گی۔"

"[illegible]" ایک آدمی قریب [illegible] بولا

[illegible] "تم سے مطلب؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" اس نے عمران سے کہا

"[illegible]" عمران [illegible] بولا۔

[illegible] "اٹھو [illegible] ابھی چلو [illegible] گا۔"

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" عمران [illegible] بولا۔

"میں اس کے دفتر میں ملازمت نہیں کروں گی۔ [illegible] آدمی نہیں ہے"

"[illegible] جہاں تمہارا دل چاہے [illegible]

کہیں؟ [illegible] کے لئے [illegible] کر سکتا ہوں [illegible]

سے دور ہو جاؤ۔"

"زیدی، تم پاگل ہو گئے ہو۔ یہاں اس طرح مجمع عام میں [illegible] رہے ہو۔ [illegible] میں تم [illegible] [illegible] گی۔"

لیکن اس آدمی نے آگے بڑھ کر [illegible]

"مگر [illegible] کیا۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ کرنل [illegible] کے آدمی ہیں؟"

"پھر تم نے [illegible]" عمران [illegible] لہجے میں بولا۔

"مجھے [illegible] میں ایک ایسے آدمی سے تعلق [illegible] برداشت کر سکتا۔"

"[illegible] تم [illegible] ہمارے سامنے [illegible]؟" عمران نے میز پر ہاتھ مار کر کہا۔

کمرے کے سارے ہی لوگ ان کی طرف متوجہ تھے۔

"[illegible] کرنل [illegible] سے بڑا تعلق ہے۔ اس لئے میں ان کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا۔"

"کیا تعلق ہے؟"

"میں ان کی [illegible] اسسٹنٹ ہوں۔"

"اوہو" عمران [illegible] "معاف کیجئے گا جناب! کرنل [illegible] کے لئے میں [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] کسی نے کہہ دیا ہوگا۔ [illegible] آپ تشریف رکھئے [illegible] یہاں اسی کرسی پر [illegible] مجھے معلوم [illegible] کرنل [illegible] میں ایک [illegible] کی جگہ خالی [illegible] بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔"

[illegible] وقت کافی حسین معلوم ہو رہی تھی۔

عمران [illegible]

اس آدمی نے [illegible] میں کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible] کوشش کرے گا۔

پھر وہ عمران کو وہیں بیٹھے رہنے کا [illegible] ہاتھ [illegible] کی [illegible] مگر وہ تنہا نہیں تھی۔ اس کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] آدمی اور بھی تھا جس کے چلنے کا انداز [illegible] عمران نے ایک طویل [illegible]

"[illegible] جناب!" [illegible] عمران سے کہا "[illegible] کام [illegible] گی۔"

"شکریہ [illegible] بہت شکریہ" [illegible] سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا [illegible] ہوئی تھی۔ "[illegible] آپ کا احسان [illegible] گا۔"

[illegible] بھی محسوس کیا کہ [illegible] آدمی سے بری طرح [illegible]

"جی جناب! کیا آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے؟" [illegible] میں

[illegible] "[illegible] آپ [illegible] میں [illegible]"

"[illegible]" عمران [illegible] بولا "میں [illegible] کی عینک استعمال کرتا ہوں [illegible] آپ مجھے اس عینک کے بغیر [illegible] دراصل میری آنکھیں [illegible] ہیں۔ [illegible] آپ دیکھیں تو آپ کو یقیناً [illegible] گی۔"

عمران نے عینک اتار دی۔

[illegible] آنکھیں [illegible] طرح [illegible]

"[illegible]" [illegible] گا۔"

عمران نے [illegible] عینک [illegible]

[illegible] آدمی [illegible]

[illegible] آدمی سے [illegible] خطرناک [illegible]

[illegible] "[illegible]"

[illegible]

"کیا مطلب؟"

"تمہارا باپ [illegible] دے گا [illegible] مجھے بھی سمجھو۔"

"میں تمہیں اپنے فلیٹ میں نہیں رکھوں گی۔"

"میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔ اب تم اپنے [illegible] فلیٹ میں جا کر ٹھہرو۔ وہاں تم سے پوچھے تو نہیں بتانا۔"

"نہیں پتہ مجھے قتل [illegible] کے جرم میں [illegible] گا۔"

"تو قاتل وہاں موجود تھا؟"

"ہاں کسی سے [illegible] کا احتمال بھی ہو تھا [illegible] مگر وہ [illegible] آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

"عورتوں سے؟" عمران نے پوچھا۔

"تم بالکل گدھے ہو۔" جوجو نے کہا۔ "اس وقت ایک [illegible] حالات میں [illegible] ہے کہ کوئی عورت اس [illegible] اسے [illegible] تو [illegible] شبہ ہوگا۔ [illegible] اسی لئے ریستوران میں [illegible] تمہیں بھی دیکھ لے۔"

"جوجو [illegible] ہی جوجو [illegible] میں [illegible] تمہاری [illegible] نے [illegible] کہ اب تم [illegible] کسی فلیٹ میں نہیں جا سکتیں۔"

"کیا ہے تمہارے ذہن میں؟ صاف صاف کہو۔"

"یہ لوگ ہمارے متعلق [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] ہوگا [illegible] کی [illegible] میں [illegible] رہا ہے جہاں [illegible] بیٹھے ہوتے ہو [illegible] پڑا رہتا ہے۔"

[illegible] جوجو نے حیرت سے پوچھا۔

"[illegible] سب کچھ جانتا ہے مگر [illegible] خاموش رہتا ہے ویسے جب بھی [illegible] شروع کرتا ہے تو [illegible] ہیں [illegible] پرواہ نہیں اس [illegible] کی ایک [illegible] کے [illegible] رہی ہے۔ تمہاری [illegible] اس وقت بھی ہمارے [illegible] میں موجود ہوگی۔"

"مجھے حیرت ہے [illegible] تم سب کچھ کیسے جانتے ہو؟"

"میرا نام عمران ہے [illegible] لیکن چاہو [illegible] نہیں۔"

"تو کیا اس آدمی نے [illegible] تھے؟"

"ہاں۔"

"تو پھر [illegible] کیوں نہیں کرتے [illegible] مجھے [illegible] تم کس حیثیت [illegible] ہو؟"

"[illegible] اس کے خلاف ثبوت بھی تو مہیا کرنے ہوں گے۔"

"ثبوت پہلے ہی سے موجود ہے [illegible] پروین کے فلیٹ میں کچھ ایسے نشانات بھی ملے تھے جو [illegible] انگلیوں کے تھے اور [illegible] تمہاری انگلیوں کے [illegible] ہو سکتا ہے کہ وہ اسی کی انگلیوں کے نشانات ہوں۔"

"اسی لئے تو تمہیں اس کے آفس میں [illegible] کہ تم کسی طرح سے اس کی انگلیوں کے نشانات حاصل [illegible] دوسرے نشانات سے موازنہ کر کے کوئی کارروائی کی جائے؟"

"تم مجھے بہلانے کی کوشش کر رہے ہو [illegible] کوئی چکر اور بھی ہے۔"

"[illegible] صاحب تم سے بڑا شاندار [illegible] تھا۔"

"[illegible]؟"

"[illegible] بھی [illegible] سے ایک بالکل نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہیں [illegible] بوڑھے باپ کو [illegible] کی صورت بھی پیش آئے گی۔"

"مجھے یہ طریقہ بالکل پسند نہیں۔"

"[illegible] پسند ہے کہ [illegible] مجھے پکڑ کر جیل میں ٹھونس دے۔"

"مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ایسا ہو جائے [illegible] تم ہی قاتل ہو۔"

"[illegible] باپ کی مدد [illegible] نہیں۔"

"[illegible] مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو؟"

"[illegible] کسی شریف آدمی سے تمہاری شادی [illegible] کے بعد [illegible]"

"شٹ اپ"

"بہرحال یہ میری کمزوری ہے [illegible] بڑی بات ہے"

"میں سمجھی [illegible]"

"اور [illegible]"

"تم خود [illegible]"

"[illegible] صاحب [illegible] میں [illegible]"

"تو تم اب میرے ساتھ کہاں جا رہے ہو" جولیا [illegible]

"وہیں جہاں سے لے [illegible] اس کے علاوہ [illegible] اور مجھے [illegible]"

"[illegible] تم میرے ساتھ نہیں [illegible]"

"جب ایکس ٹو آپ سے اس طرح گفتگو [illegible] کسی شخص سے [illegible] کے [illegible] جب [illegible]"

جولیا [illegible] خاموش [illegible]

[illegible] گلی میں وہ مکان [illegible] اور یہاں [illegible] کے لوگ [illegible]

جولیا [illegible] اندر آ گئے

"[illegible]" عمران نے کہا "یہاں کون بھی موجود ہے [illegible]"

"کیا [illegible]"

"[illegible] تم [illegible] میں سے [illegible]"

[illegible]"

"[illegible] تھا"

"[illegible] تمہیں اس [illegible] کے لئے منتخب کیا ہے"

"شٹ اپ" جولیا [illegible] "اگر کوئی آدمی تعاقب کر رہا ہے تو [illegible]"

"[illegible] بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی [illegible]"

"[illegible] ہے"

"[illegible] ممکن ہے۔"

"[illegible] ہو جاؤ۔ تم اس کا وعدہ کر چکی ہو۔ [illegible] کوئی صورت نہیں [illegible]"

"[illegible] میں [illegible] نہیں کروں گی۔"

"[illegible] تو تم اس گھر سے باہر قدم نکالنے کی بھی جرأت نہ کر سکو گی۔"

جولیا [illegible] کھڑکی کے قریب گئی اور جھانک کر باہر دیکھا۔ گلی کے [illegible] آدمی [illegible] سے کسی کا انتظار [illegible]

[illegible] تھیں۔

جولیا [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] گلی [illegible] مکانات [illegible] رہا تھا

[illegible] مخصوص مکان [illegible] معلوم کرنا چاہتا ہو۔

جولیا [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] سب [illegible] کیپٹن جعفری [illegible]

[illegible]

جیسے ہی وہ [illegible] رکھ کر مڑی عمران اس کی طرف [illegible] ایک [illegible]

"ہو سکتا ہے! [illegible] رات کے کھانے کی بجائے [illegible] گولی پر قناعت کرنی پڑے۔"

جولیا کچھ نہیں بولی وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "تم [illegible] چاہتے ہو" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں ہاں! یہاں تو کسی صورت بھی [illegible] [illegible] طرف [illegible] ہے [illegible] [illegible] صرف [illegible] چاہتا ہوں۔"

"اگر [illegible] نہیں [illegible] تو"

"صبر کریں گے" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"تمہارے [illegible] کریں گے [illegible] نہیں ہے۔"

"[illegible] کریں گے کہ ہم اپنی قبروں میں آرام کر رہے ہیں۔"

"[illegible] [illegible] کے [illegible]"

"[illegible] تمہیں قتل کر کے [illegible] [illegible] بڑا [illegible] ہے۔"

جولیا [illegible] دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

دوسری صبح جولیا [illegible] [illegible] عمران ساتھ ہی [illegible] نکلے۔ [illegible] قریب [illegible] کوئی بھی [illegible] آدمی نہیں [illegible] جس کے متعلق [illegible] [illegible] رہا ہے۔

[illegible] [illegible] کے بعد [illegible] اور عمران [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا کہ عمران [illegible] چاہتا ہے۔

پچھلی رات [illegible] [illegible] [illegible] تھی [illegible] [illegible] بھی معلوم ہو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوئی [illegible] [illegible] [illegible] جو [illegible] تھی [illegible]

[illegible] [illegible] گئی۔

[illegible] کو [illegible] عمران سے بھی [illegible] عمران نے اس پر [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible] [illegible] لیکن جولیا [illegible] کے لئے [illegible] نہیں [illegible] [illegible] اس نے [illegible] کے رجسٹر میں [illegible] نام جولیا [illegible] تھا۔ عمران نے [illegible] [illegible] پچھلی رات [illegible] [illegible] عمران [illegible]

[illegible] [illegible] کے [illegible] جس میں اسے [illegible] [illegible] تیار کرنی تھیں۔ [illegible] [illegible] کے بعد ختم ہو گیا اس نے اسسٹنٹ منیجر سے [illegible] کام [illegible]

"[illegible] [illegible] [illegible] آپ کو بیکار بیٹھنا پڑے گا" منیجر [illegible] "[illegible] [illegible] آپ کے لئے جگہ خالی کرائی ہے۔ محض اس لئے کہ آپ [illegible] [illegible] قریب [illegible] [illegible] میں [illegible] آدمی کے متعلق کسی کی بھی [illegible] [illegible] نہیں کر سکتا [illegible] [illegible] یہاں بھی کوئی لڑکی مستقل طور پر نہیں رکی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لڑکیاں [illegible] ہیں۔ یہاں کے [illegible] آدمی ان سے [illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] یہاں وہ بھی [illegible] زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] کوئی [illegible] کرنے والا ان کے لئے [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] آدمی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ان کے آفس میں کوئی لڑکی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی حیثیت سے اس کے ساتھ کوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] سے اپنی [illegible] کا احساس ہو سکے!"

[illegible] [illegible] تقریر کے جواب میں جولیا نے صرف اتنا کہا "مجھے [illegible] پر افسوس ہے۔"

اسسٹنٹ منیجر [illegible] ہو گیا۔

"[illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] [illegible] کو [illegible] گاڑی میں [illegible] ان کے گھروں تک پہنچا آتے ہیں۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible]

سے ایک کلرک کی بیوی دق میں مبتلا ہے۔ کرنل بھنڈر اپنی جیب سے اس کا علاج کرا رہے ہیں۔ کہاں ملے گا ایسا باس اس زمانے میں [illegible] اور میں کیا کیا بتاؤں مس جولیا! کرنل بہت عظیم آدمی ہیں۔"

جولیا سب کچھ تسلیم کرتی تھی۔ لیکن کسی مرد کے متعلق عورتوں کی چھٹی حس فوراً اعلان کر دیتی ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

جولیا نے پہلی ہی نظر میں کرنل بھنڈر کے بارے میں کوئی بھی رائے قائم نہیں کی تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی محسوس کیا تھا کہ اس کی شخصیت میں اپنی بات منوانے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

میٹنگ ختم ہونے پر ساڑھے چار بجے وہ باہر نکلی۔ کرنل بھنڈر اپنی کار کی طرف جا رہا تھا جولیا کو دیکھ کر رک گیا۔

"گھر جا رہی ہو؟" اس نے بڑی شفقت سے پوچھا۔

"جی ہاں!"

"چلو۔ میں اپنی گاڑی میں پہنچا دوں۔"

"ارے نہیں [illegible] آپ کو تکلیف ہوگی۔" جولیا گھبرا گئی۔ اسے توقع نہیں تھی کہ پہلے ہی دن وہ اتنی بے تکلفی سے پیش آئے گا۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔" کرنل بھنڈر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کار کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ اس دوسری بے تکلفی پر جولیا بالکل ہی بے بس ہو گئی۔ کرنل بھنڈر کی شخصیت میں۔ جانے کون سی قوت تھی جس کے تحت جولیا جیسی دلیر عورتوں کی زبان بھی گنگ ہو جاتی تھیں۔

جولیا چپ چاپ اگلی سیٹ پر جا بیٹھی۔ اسے ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ کہاں جا رہی ہے اور اس کے ساتھ کون ہے۔

تقریباً پندرہ منٹ تک یہی کیفیت رہی۔ پھر اسے احساس ہوا کہ وہ ایک بڑی حماقت کر بیٹھی ہے۔ اسے اپنی کمزوری پر غصہ آ گیا ہے۔

قبل اس نے دیکھی تھی۔ کرنل بولا "کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں کرنل [illegible] میرا مکان قریبی لین میں ہے [illegible]"

"مجھے تم نے پہلے یہاں نہیں بتایا۔ میں سمجھا شاید آگے جا رہی ہو۔ خیر کوئی بات نہیں۔ ہم [illegible] گے۔"

اس وقت وہ [illegible] سڑک پر تھے۔ [illegible] شہر کا آباد اور غیر آباد حصہ کہا جا سکتا تھا۔ آباد کے ساتھ ہی غیر آبادیوں کہا جا سکتا تھا کہ عمارتیں ایک دوسری سے کافی فاصلے پر تھیں اور یہاں بڑے بڑے لوگ آباد تھے۔ اس لئے یہاں سب کو [illegible] بولتے تھے جولیا اس کے [illegible] کی نظر [illegible] لیکن [illegible] سے بھی گزر گئی اور اب وہ [illegible] جا رہی تھی۔

اچانک جولیا [illegible] جو اس کی گود میں نہیں تھا۔

"کیا تمہیں اپنے پرس کی تلاش ہے؟" کرنل بھنڈر نے پوچھا۔

"ہاں" جولیا کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔

"وہ پچھلی سیٹ پر [illegible] کے لئے ہے۔ تمہارے ہاتھ میں وہ پرس اچھا نہیں لگے گا جس میں [illegible] کوئی پستول بھی موجود ہو۔"

"تم کہاں سے جانتے ہو؟"

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کتنا بڑا آدمی ہوں تم نے میرے متعلق بھی خیال ظاہر کیا تھا [illegible] نہیں [illegible] چپ چاپ بیٹھی رہو۔ کار کی رفتار بہت تیز ہے۔ تم [illegible] مجھ پر حملہ کر سکتی ہو [illegible] کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے میرا ہاتھ بہک جائے اور ہم دونوں کسی درخت سے ٹکرا کر فنا ہو جائیں۔"

جولیا ایک بار پھر جامد ہو گئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا دور ایک سیاہ کار اپنی [illegible] چلی آ رہی تھی۔

جولیا نے شدید ذہنی ہیجان کے باوجود بھی یہی سوچا کہ اس میں عمران کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا۔ کرنل بھنڈر کی نظر ونڈ شیلڈ پر تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے کار روکی۔ جویا نے دروازہ کھول کر اترنا چاہا تبھی کرنل [illegible] نے اس کا بازو پکڑ لیا اور جویا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا بازو ٹوٹ ہی جائے گا۔ اس [illegible] نے دل ہی دل میں [illegible] وہ مرد کتنا مضبوط ہے۔ اس نے اپنی آواز میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہوئے کہا

"مجھے جانے دو [illegible] میں تم سے دوبارہ کبھی ملنا نہیں چاہتی ہوں۔"

جواب میں کرنل [illegible] نے ایک [illegible] سا قہقہہ لگا کر کہا "میرے"

"نہیں [illegible]"

"تمہاری مرضی" کرنل نے [illegible] اپنے شانوں کو جنبش دی اور سیٹ [illegible] پر بیٹھ [illegible] راستے میں وہ [illegible] بھی قریب [illegible] لگی۔ [illegible] تھی۔ [illegible] کے پیچھے [illegible] دوسرے [illegible] وہی دراز قد آدمی [illegible] جس کے بیٹے سے کرنل [illegible] کے ہاتھ میں ملازمت کرتی [illegible]

[illegible] کرنل [illegible] کی کار [illegible] جویا کو [illegible]

"[illegible] کرنل [illegible] ایک طرف [illegible] اس کے [illegible] پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

جویا [illegible] دراز قد آدمی نے دونوں ہاتھوں سے اس کی [illegible] پکڑی اور [illegible] "اس نے [illegible] اپنے ہاتھوں پر [illegible] جویا دونوں ہاتھوں سے اس کے [illegible] پر [illegible] دیا جویا کے [illegible] اور ساتھ ہی اس نے [illegible] بھی محسوس کیا کہ یہ لوگ [illegible] کریں گے۔ وہ خاموش ہو گئی اور زمین سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ [illegible] دوسرے [illegible] میں ایک [illegible] سے چاقو [illegible] اس کے [illegible] کرنل [illegible] کے ہاتھ میں [illegible] کرنل [illegible] دراز قد آدمی سے کہہ رہا تھا "تم دونوں [illegible] ان کا [illegible] ٹھیک نہیں ہے"

[illegible] دراز قد آدمی سر ہلاتا ہوا چلا گیا

"اب [illegible] کون ہو؟" کرنل [illegible] نے جویا سے کہا "میں بہت [illegible] آدمی ہوں [illegible] مجبور [illegible] سب کچھ کر گزروں گا"

جویا [illegible] لیکن پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی خاموشی چاقو [illegible] میں [illegible]

"میں [illegible] ایک [illegible] غریب لڑکی ہوں" اس نے [illegible] آواز [illegible] کی کوشش کی

"[illegible] میں [illegible] اور تمہیں لے [illegible]"

جویا [illegible] خاموش ہو گئی۔ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ [illegible] درختوں پر [illegible] [illegible] چھا رہی تھی۔

"[illegible]" [illegible] چاقو [illegible] گیا۔

"[illegible] اب تم جو کچھ کہو [illegible] تم کیا چاہتے ہو؟" جویا نے [illegible] کوشش کرتے ہوئے کہا

[illegible] دراز قد آدمی کرنل [illegible] کی کار وہاں سے [illegible] چھوڑ کر دوبارہ [illegible] کی [illegible] کے درمیان اونچی نیچی جھاڑیاں حائل تھیں۔ کار [illegible] راستے میں [illegible] تھا۔

"[illegible]" کرنل [illegible] نے چاقو [illegible] سے ہٹاتے ہوئے کہا "[illegible] تم سے [illegible] تم بہت خوبصورت ہو [illegible] پہلے تمہارے دونوں کان کاٹے گا پھر ناک پھر انگلیاں [illegible] تم [illegible] جس [illegible] میں [illegible] سامان بھی موجود ہے۔ پھر تم [illegible] کسی کو [illegible] گی" جویا کانپ گئی [illegible] ہونٹوں پر زبان [illegible] اتنی طاقت بھی محسوس نہیں [illegible] کہ [illegible] [illegible] دراز قد آدمی بھی وہیں [illegible] اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی جویا کی روح [illegible] وہ پہلے سے بھی زیادہ [illegible] نظر آ رہا تھا

"اسے سنبھالو۔" کرنل بھور نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "عورتوں کے معاملے میں تم بزدلی کی حد تک کمزور ہو۔"

وہ جولیا کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران نے جھاڑیوں سے سر نکال کر کہا "ذرا خیال سے! اس کی چوڑیاں ٹوٹنے نہ پائیں۔ میں اس کا ڈھانچہ اپنے ڈرائنگ روم میں رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

عمران جھاڑیوں سے نکل آیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں پستول تھے اور ان کے رخ ان دونوں کی طرف تھے۔ اس وقت عمران اپنی صحیح شکل و صورت میں تھا۔ جولیا اسے دیکھتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے رکھو۔" عمران نے سخت لہجے میں کہا اور آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھنے لگا۔

اچانک لمبے آدمی نے کسی بندر کی طرح عمران پر چھلانگ لگائی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر ڈھیر ہو گیا۔ کیونکہ پستول کی نال سے پانی کی دھاریں نکل کر اس کے چہرے پر پڑی تھیں۔ یہی حربہ اس نے کرنل بھور کے ساتھ بھی کیا۔ دونوں اپنے چہروں پر ہاتھ رکھے بری طرح دہاڑ رہے تھے۔ عمران نے لمبے آدمی کی کمر پر ایک زوردار لات رسید کی اور وہ پھر منہ کے بل زمین پر گرا۔

"ارے دیکھتی کیا ہو شروع ہو جاؤ!" عمران نے جولیا سے کہا لیکن اس نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی۔ عمران نے کرنل بھور کے بھی لات رسید کی اور وہ بھی اسے گالیاں دیتا ہوا منہ کے بل جا گرا۔ ذرا سی دیر میں وہ دونوں بھوت بن گئے۔ ان کے چہروں پر مٹی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ آنکھیں بند تھیں اور وہ درد سے چیخ رہے تھے۔ اندھوں کی طرح چیخ چیخ کر ہوا سے لڑ رہے تھے۔ ایک بار دراز قد آدمی ان کی آواز پر اس کی طرف مکا تان کر دوڑا اور عمران نے کرنل بھور کو اس پر دھکیل دیا۔ دراز قد آدمی کا اٹھا ہوا ہاتھ پوری قوت سے کرنل بھور کی ناک پر پڑا اور کرنل بھور نے دہاڑ کر اس کی گردن پکڑ لی۔

"میں ہوں بھور... میں ہوں...." دراز قد آدمی چیخا اور جولیا بے ساختہ ہنس پڑی۔

عمران نے بھی احمقوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا۔

پھر ایک طوفان بد تمیزی برپا ہو گیا۔ عمران انہیں آواز دیتا وہ آواز پر جھپٹتے اور عمران آگے سے ہٹ جاتا اور وہ گالیاں بکتے ہوئے نیچے چلے آتے۔

ایک بار جولیا نے اسی طرح عمران کو گرا دیا۔

"ارے... یہ کیا....؟" عمران بسور کر بولا۔

"تمہاری بدولت مجھے اتنی پریشانی ہوئی ہے اور اب اس حماقت کا مقصد سمجھ میں نہیں آرہا۔"

"ابھی سمجھ جاؤ گی۔" عمران سر ہلا کر بولا اور وہ دونوں مخالف سمتوں سے اس کی آواز پر دوڑے اور آپس میں ٹکرا کر رہ گئے۔ دونوں کی زبانوں سے گالیاں نکلیں اور کرنل بھور نے چیخ کر کہا "میں ہوں...." ان دونوں کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔ وہ کبھی کبھی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے لیکن پھر اس طرح بند کر لیتے جیسے وہاں ناقابل برداشت قسم کی روشنی ہو۔

اس بار دراز قد آدمی کرنل کے چیخنے کے باوجود بھی اس کی مرمت کرتا رہا۔

"میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ تمہاری ہوس پر تف ہے۔ یہ وقت دکھانے میں تمہیں منع کر رہا تھا کہ لڑکی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔"

پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو کاٹنے اور بھنبھوڑنے لگے۔

"بس ختم بھی کرو..... یہ قصہ!" جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھہرو! ابھی نہیں اچھی طرح لڑ لینے دو جب ان میں سکت نہ رہ جائے گی تو باندھ لوں گا۔ میں زیادہ تکلیف اٹھانے کا عادی نہیں ہوں۔ معمول سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا..... تم خود سوچو اگر میں ایسے طریقے اختیار نہ کروں تو میرا کام کیسے چلے..... نہ میں صاحب اختیار ہوں اور نہ میرے ہاتھ میں قانون..... فیاض ہوتا تو پوری گارد کے ساتھ چڑھ دوڑتا..... لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس کے باوجود بھی یہ دونوں نکل جاتے۔"

O

تھوڑی دیر بعد دونوں کرنل بھور کی کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور کار شہر کی طرف

جاری تھی۔ دراز قد آدمی اور کرنل بھور پچھلی سیٹ پر بیہوش پڑے تھے۔ ان کے ہاتھ پیر جکڑے ہوئے تھے اور عمران نے ان کے منہ میں حلق تک رومال ٹھونس دیئے تھے۔ دراز قد آدمی کی وین وہیں جنگل میں چھوڑ دی گئی تھی۔

"یہ ایک بڑا لمبا چکر تھا۔" عمران کہہ رہا تھا۔ "یہ لوگ ایک جنگ باز ملک کے ایجنٹ ہیں۔ عرصہ سے ان کی خفیہ سرگرمیاں یہاں جاری تھیں۔ انہوں نے شکار کی بعض پناہ گاہوں میں اپنے خفیہ تہہ خانے بنا رکھے تھے۔ وہیں ان کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ اور یہ قیدی اہم ترین سرکاری آفیسرز ہوتے تھے۔ وہ ان سے سرکاری راز حاصل کرنے کے لئے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیتے اور بعض اوقات ان کے آدمی ان گمشدہ آفیسروں کے عہدے تک سنبھال لیتے۔ اب اپنے محکمے کے کرنل۔۔ زیدی ہی کی مثال لے لو!"

"کیا تمہیں ان سب باتوں کا علم ہے۔" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں مجھے ان کا علم ہے اور ساتھ ہی اس بات پر افسوس بھی ہے کہ یہاں اس شہر میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس کی صلاحیتوں کو میں نہیں پہنچ سکتا۔ معلوم نہیں وہ کون ہے۔۔۔ کہاں ہے۔ لیکن وہ بڑے خطرناک لمحات میں میری مدد کرتا ہے اس سے ہمیشہ فون ہی پر گفتگو ہوتی ہے۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ تم کرنل بھور کے آفس کے سامنے ہو گی۔۔۔ اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں کرنل بھور کے آفس میں کام کرنے پر مجبور کروں۔۔۔ کیا تم مجھے بتا سکو گی کہ وہ کون ہے۔ یا تم آدمیوں کے درمیان کوئی ایسا آدمی بھی موجود ہے۔"

"نہیں!" جولیا نے حیرت سے کہا۔ "میں تو ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتی۔" اس نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا اور سوچ رہی تھی کہ ایکس ٹو کتنی خوبصورتی سے اپنا کام نکالتا ہے۔

"خیر۔" عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "کبھی نہ کبھی تو یہ معلوم ہو کر ہی رہے گا کہ وہ کون ہے۔۔۔ عمران سے بچ کر کہاں جائے گا۔"

جولیا اس پر کچھ نہیں بولی اور عمران نے کہا۔ "ہاں تو شاید انہیں یہ یقین تھا کہ شکار کی ازسرنو تعمیر سڑک کے سلسلے میں ان کے قید خانوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن ان کے اندازے کے خلاف ان کا ایک قید خانہ منہدم ہو گیا۔ اس کے نیچے کئی آدمی کچلے گئے اور [illegible] چٹانوں میں

رہ گئی۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ راز ظاہر ہو جائے گا تو دوسرا قید خانہ انہوں نے خود ہی بارود سے اڑا دیا۔ اسی قید خانے کے پتھروں کے نیچے سے کرنل زیدی کی بھی لاش نکلی تھی۔"

"لیکن وہ انہیں وہاں رکھتے ہی کیوں تھے۔ ختم کیوں نہیں کر دیتے تھے۔" جولیا نے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کو ختم بھی کر دیتے رہے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کو زندہ رکھتے تھے جن سے کوئی اہم راز معلوم ہو جانے کا امکان نظر آتا تھا۔"

"مگر تم ان کے خلاف ثبوت کیسے مہیا کرو گے؟"

"میں آج دن بھر جھک نہیں مار رہا ہوں۔ میں نے ان کے کئی خفیہ اڈوں کا پتہ لگایا ہے۔ جہاں سے کرنل بھور کے خلاف کافی مواد مل جائے گا۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میں ان کے سرغنہ کو پہلے ہی پکڑ چکا ہوں۔۔۔ بھوری داڑھی والا ایک غیر ملکی جو بڑی فصیح اردو کسی اہل زبان کی طرح بولتا تھا۔"

"وہ تمہیں کہاں ملا؟" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"انہیں خفیہ اڈوں میں سے ایک میں۔۔۔ پہلے وہ رکھشن اسٹریٹ کے آسیب زدہ مکان میں رہتا تھا۔ بہرحال اگر یہ سارے ثبوت نہ ہوتے تب بھی میرا کام تو بن گیا تھا۔ ثبوت کے لئے یہ دراز قد آدمی کافی ہو گا جس کی انگلیوں کے نشانات پروین کے فلیٹ میں ملے تھے اور اس کے علاوہ اس کی انگلیوں کے نشانات کرنل زیدی کی میز اور کرسی پر بھی ملے تھے۔ پروین بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتی تھی۔ اسے صرف اس لئے قتل کر دیا گیا کہ وہ میری نظر میں آگئی تھی۔۔۔ ہاں ٹھہرو۔"

یکلخت [illegible] پوسٹ کی عمارت آگئی تھی۔

"مجھے بہت شدت سے پیاس لگی ہے۔ میں پانی پی کر آتا ہوں۔"

عمران کار روک کر نیچے اتر گیا۔ وہ دراصل یہاں سے کیپٹن جعفری کو بحیثیت ایکس ٹو فون کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اسے اطلاع دی کہ عمران جولیا سمیت دو مجرموں کو لا رہا ہے۔ وہ اپنے آدمیوں سمیت [illegible] کے باہر پہنچ جائے۔

اندھیرا پوری طرح پھیل گیا۔ عمران واپس آیا۔ کار اسٹارٹ کی۔ پھر انجن بند کر کے یہ بڑبڑاتا ہوا نیچے اتر گیا۔ وہ خواہ مخواہ دیر کرنے کے لئے بونٹ اٹھا کر انجن دیکھنے لگا۔ مقصد دراصل یہ تھا کہ اتنی دیر میں جولیا کے دوسرے ساتھی ہلال جان کے قریب پہنچ جائیں اور وہ انتہائی اطمینان سے اس ڈرامے کا ڈراپ سین کر دیں۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا جولیا سے بولا "کیا تم نے کوئی حرکت کی تھی انجن کے ساتھ؟"

"نہیں تو! مگر یہ بتاؤ کہ تم ایک بیک ان جھاڑیوں میں کیسے جا پہنچے تھے؟"

"مجھے یہ وردی والا آدمی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"ارے میں اسی وین کے پچھلے حصے میں چھپ گیا تھا۔"

"اور تم اتنی دیر تک خاموش رہے تھے۔" جولیا دانت پیس کر بولی۔ "اس وقت بھی کچھ نہیں بولے جب وہ سور کا بچہ مجھے اٹھا کر جھاڑیوں میں لے گیا تھا۔"

"آہا مجھے لطف آ رہا تھا... تم نے خوب خوب طمانچے لگائے تھے اسے۔"

"کبھی تم سے بھی اس کا بدلہ ضرور لوں گی۔"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا اچانک اسے کار کی رفتار کم کر دینی پڑی۔ سامنے سات آدمی راستہ روکے کھڑے تھے۔ عمران ہارن پر ہارن دیتا رہا لیکن وہ اپنی جگہوں سے بے تک نہ ہلے۔ اس نے کار روک دی۔ اور پھر سارجنٹ ناشاد کی آواز آئی "ارے آ گئے چپ چاپ... مجرم اسی میں ہے۔"

"دیکھا تم نے!" عمران کسی لڑاکا عورت کے انداز میں جولیا کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔ "یہ لوگ آ گئے میری محنت برباد کرنے... خدا انہیں غارت کرے۔"

"بھتیجے! تم نے سنا نہیں؟" سارجنٹ ناشاد نے پھر للکارا اور دوسرے ہی لمحے میں کسی نے دروازہ کھول کر عمران کو نیچے کھینچ لیا۔

"ارے ارے تم بیٹھی دیکھ رہی ہو تمہیں بھیڑیا لے جائے۔" عمران نے جولیا کو مخاطب کیا۔ مگر وہ کچھ بولی نہیں۔ ویسے اسے بھی ان لوگوں کی یہ حرکت گراں گزری تھی۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ

جو کچھ بھی ہو رہا ہے ایکس ٹو کے حکم سے ہو رہا ہے۔ اس بے چاری کو کیا علم کہ ایکس ٹو اس وقت بھی اس کے قریب کھڑا ان سب کو اچھی طرح الو بنا رہا ہے۔

جیسے ہی کار حرکت میں آئی عمران نے چیخ کر کہا "خدا کرے تم سبھوں کی... بیویاں مر جائیں... اور جولیا کو زندگی بھر... وہ نصیب ہو... شوہر... شوہر...!"

○

دوسری صبح عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اپنے ملازم سلیمان کو ڈیکارٹس کا نظریۂ ایکشن ازم سمجھا رہا تھا۔ آخر کافی دیر کرتے کرتے رک کر پوچھا "کیا سمجھا؟"

"کچھ کیا صاحب!"

"کیا کچھ کیا؟"

"ڈاکٹر کالا اس چیل گینڈے پر ہوتا ہے۔"

"انٹر ایکشن ازم" عمران دہاڑا... "چیل گینڈے... اب تو کبھی بڑا آدمی نہیں بن سکتا۔ بیٹھ کر جوتیاں سٹانے لگ ہپ، دیکھو کون ہے باہر۔ دروازہ کھولو۔"

دروازے پر بڑی دیر سے کوئی دستک دے رہا تھا۔ سلیمان نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ سامنے کیپٹن فیاض نظر آیا اور عمران نے چیخ کر کہا "ابے او سلیمان کے بچے یہ تو نے کیا کیا؟"

فیاض اندر آ گیا۔ وہ قہر آلود نظروں سے عمران کو گھور رہا تھا۔ سلیمان چپ چاپ وہاں سے کھسک گیا۔

"کچھ بھی ہو۔" فیاض غرایا "تمہارے ہتھکڑیاں ضرور لگاؤں گا۔ تم نے مجھے بھی ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا تم مجرموں کو براہ راست میرے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔ میرے پاس تمہارا اوور کوٹ ہے اور چونکہ پروین کے ریوالور پر تمہاری انگلیوں کے نشانات ملے تھے اس لئے تم عدالت ہی میں اپنی صفائی پیش کر سکو گے۔"

"میں ابھی اپنی صفائی پیش کر سکتا ہوں۔" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا۔ "میں صبح اٹھ کر لیٹا ہوں۔ دانت صاف کئے ہیں اور دو تین سے... ہاتھ کی صفائی تم بارہا دیکھ چکے ہو۔ ویسے میں

تمہیں اس طبقے کا آدمی نہیں سمجھتا جس کا رزق پیٹ کی منافقی پر منحصر ہے۔ اتنی صفائیاں اسے چھوڑ اب اگر تم نے ذرا سی بات کیلئے عدالت میں کچھ تو خدا کرے تمہاری بیوی بیوہ ہو جائے۔"

"تم شاید مذاق سمجھتے ہو۔" فیاض جیب میں ہاتھ ڈال کر وارنٹ نکالتا ہوا بولا "یہ ہے وارنٹ اور دوسری جیب میں ہتھکڑیوں کا جوڑا ہے۔ میں مجبور ہوں یہ تمہارے والد کا حکم ہے کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔"

"مرے پاس میں ان کا بیٹا ہوں۔ رشوت میں نہیں ملا تھا۔" عمران نے بھی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے کہ تم دونوں اپنے کاغذ بدل کر انہیں غور سے پڑھیں۔"

فیاض کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ [illegible] محکمہ خارجہ کے توسط سے ملے تھے اور محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان تھے۔ اس حالت میں اسے پہلے ہی سے خدشہ تھا کہ شاید وہ عمران پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان کی نظروں میں عمران کی کتنی وقعت ہے۔ ویسے یہ بات تو اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ عمران بھی محکمہ خارجہ کے کسی شعبے کا افسر ہو سکتا ہے۔ اس نے عمران کے ہاتھ سے اپنے حاصل کئے ہوئے وارنٹ کی منسوخی کا حکم نامہ لے کر دیکھا اور اس کے ہونٹ بھی خشک ہو گئے۔

"میں نہیں مانتا" فیاض نے کھسیانے انداز میں کہا "ابھی معلوم کئے لیتا ہوں پھر دیکھوں گا تمہیں"

"اس بار ذرا اسے منہ لگا کر دیکھنا۔ تاکہ میں وہیں کا وہیں مر کر رہ جاؤں۔ ارے باپ رے ذرا سوچو تو...... تمہاری آنکھوں میں مرچیں ..... ہے..... ہے....."

فیاض نے ٹیلیفون اپنی طرف کھینچ کر کسی کو فون کیا اور جب گفتگو شروع کی تو معلوم ہوا کہ وہ اسی مجسٹریٹ سے ہمکلام ہے جس نے عمران کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا تھا لیکن شاید دوسری طرف سے ملنے والے جوابات ایسے ہی تھے کہ تھوڑی ہی دیر میں فیاض کے چہرے پر مردنی چھا گئی اور آنکھوں سے بے بسی جھلکنے لگی تھی۔ ریسیور رکھ کر اس نے جیب سے رومال نکالا۔ اور پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگا۔

"کوکا کولا ..... منگاؤں تمہارے لئے؟" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"آج ہی میں استعفیٰ دے رہا ہوں۔" فیاض بولا۔

"اس طرح تم اپنی آسودہ نسلوں پر رحم کرو گے۔ خدا تمہاری مغفرت کرے۔ استعفیٰ دینے کے بعد سیدھے یہیں آنا۔ سپر فیاض! میں تمہیں دوسرا دھندہ بتاؤں گا۔"

"بکواس مت کرو۔" فیاض نے دانت پیس کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجی عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف جولیانا فٹز واٹر تھی اس نے عمران کے ٹیلیفون کے وہ نمبر ڈائل کئے تھے جو ٹیلیفون ڈائریکٹری میں موجود تھے۔

"ہیلو عمران!"

"عمران کا جنازہ تیار ہے اگر شرکت کرو۔" وہ روتی ہوئی آواز میں بولا "تم لوگ بڑے احسان فراموش ہو۔ تمہارے لئے میں نے اتنی محنت کی اور تم نے میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔"

"میں کیا کرتی ..... دوسروں نے ....."

"وہ بلی ہو گی ..... مجھے یہ اسی کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ اسے کہو کہ میں فیاض ہی کی طرح [illegible] اس کا بھی بیڑہ غرق کر دوں گا۔"

"پتہ نہیں تم کس آدمی کا تذکرہ کر رہے ہو۔ میں ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتی! مگر تمہارے وارنٹ کا کیا ہوا؟"

"تمہارا مطلب؟ ..... تم نے تو اپنا الو سیدھا کر لیا۔"

"نہیں ..... بتاؤ کیا ہوا؟"

"کچھ بھی نہیں! ..... دروازہ بند کئے بیٹھا ہوں۔ پتہ نہیں کب گرفتار کر لیا جاؤں!" .....

عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

﴿ختم شد﴾